

غالب

کی فارسی غزلوں سے انتخاب
ترجموں کے ساتھ

اردو ترجمہ

افتخار احمد عدنی

انگریزی ترجمہ

رالف رسل





PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani

Cell NO : +92 307 2128068 - +92 308 3502081



پی ڈی ایف (PDF) کتب حاصل کرنے اور واٹس ایپ گروپ «کتاب کارنر»
میں شمولیت کے لیے مندرجہ بالا نمبرز کے واٹس ایپ پہ رابطہ کیجیے۔ شکریہ

غالب کی فارسی غزلوں ع انتخاب ترجموں کے ساتھ

انگریزی ترجمہ
رافقہ رسل

اردو ترجمہ
افتخار احمد مدنی



پاکستان رائٹرز کوآپریٹو سوسائٹی

پہ قلعان

انجمن ترقی اردو پاکستان

۱۹۹۹

ترتیب

حصہ اول

الف	پس نوشت
	منتخب فارسی اشعار
	لور
ج	ان کا اردو ترجمہ

حصہ دوم

۵	کچھ اس کتاب کے بارے میں
۷	تعارف
۸	فارسی اشعار
	لور
۸	ان کا اردو و انگریزی ترجمہ
۱۳۲	توضیحی اشاریہ

پس نوشت

یہ حسن اتفاق سے زیادہ شاید غالب کا تصرف تھا جس نے ان کے دو قدر دانوں کو جو اپنی اپنی زبانوں میں ان کے فارسی اشعار کا ترجمہ کر رہے تھے ایک ہفتے کے لیے کھجا کر دیا۔ ہوا یہ کہ انجمن ترقی اردو پاکستان نے ۱۹۹۳ء میں بابائے اردو پیدگاری خطبہ دینے کے لیے پروفیسر رالف رسل کو مدعو کیا۔ وہ جب کراچی آئے تو انہوں نے قیام کیا میرے دوست جمیل الدین عالی کے گھر میں۔ اس طرح ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ملنے کے کئی موقع ملے۔ ان ملاقاتوں میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسل صاحب نے غالب کی اردو غزلوں کے ساتھ بہت سی فارسی غزلوں اور اپنے پسندیدہ اشعار کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ عالی صاحب اس ضمن میں میرے کام سے واقف تھے۔ انہوں نے غالب کے فارسی کلام میں ہماری مشترکہ دلچسپی کو دیکھتے ہوئے یہ زور دیا کہ کیوں نہ ہم غالب کی فارسی غزلوں کے ساتھ اپنے ترجموں کو کھجا شائع کریں۔ تجویز حمایت مناسب تھی۔ ہم فوراً اس پر راضی ہو گئے۔ چنانچہ میں نے اپنے ترجموں کی ایک نقل رسل صاحب کے حوالے کر دی۔

۱۹۹۵ء میں رسل صاحب نے اپنی پوری کتاب کا مسودہ مجھے بھیج دیا۔ یہ مسودہ غالب کی اردو اور فارسی غزلوں کے ترجموں کے علاوہ ایک جامع پیش لفظ اور بیسودا اشاریہ پر مشتمل ہے۔ میری واقعیت فارسی زبان سے وابستگی ہے۔ میں اس پر تو کبھی قادر نہیں ہو سکتا کہ غالب کی اردو غزلوں کا فارسی میں ترجمہ کروں۔ اس لیے میں نے اپنی توجہ کو صرف ان کی فارسی غزلوں کے ترجمے پر مرکوز رکھا۔ میں نے یہ دیکھا کہ ہمارے ترجموں میں صرف ذہنائی سو فارسی اشعار مشترک تھے۔ چنانچہ میں نے رالف رسل کو لکھا کہ ہم غالب کے ذہنائی سوا اشعار پر مشتمل ایک کتاب ایسی شائع کر سکتے ہیں جس میں بیچ میں غالب کے فارسی اشعار ہوں اور دونوں جانب اردو اور انگریزی ترجمے۔ فارسی اور اردو زبانوں کے مزاج میں مشرقی انداز کی جلوہ قربانی قابل دیدہ ہے۔ غالب کے فارسی اشعار اور ان کا ترجمہ دونوں آسانی سے ایک صفحے میں سامنے اس کے برعکس انگریزی زبان

کے مزاج میں غزل کے محبوب کا سادہ انداز خسروانہ ہے کہ رسل صاحب کے ترجمے کے لیے ایک صفحہ بھی مشکل سے کافی ہوا۔ بعض اوقات ایک ایک مصرعہ اپنے طول یا غالب کے الفاظ میں قامت کی درازی سے مقررہ جگہ سے باہر نکل گیا اور مجبور اسے توڑ کے دو سطروں پر پھیلاتا پڑا۔

رسل صاحب نے انگریزی کے قارئین کی سہولت کے لیے غالب کے کافی شعروں پر نوٹ دیے ہیں جن کے بغیر وہ قاری جو مشرقی شاعری کی روایات سے واقف نہ ہو اشعار کا مفہوم صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے ضروری تھا کہ اشعار کا انگریزی ترجمہ اور اس سے متعلقہ نوٹ ایک ہی صفحے پر درج ہوں۔ اگر انگریزی ترجمے کا حصہ الگ کر دیا جاتا تو طباعت میں بہت سہولت ہو جاتی۔ لیکن اس اہتمام سے کہ انگریزی ترجمہ غالب کے فارسی شعر کے بالمتقابل ہو خاصی دشواری پیش آئی۔ اسی لیے کتاب کی اشاعت میں کافی تاخیر ہو گئی۔ لیکن اس تاخیر کا ایک یہ نتیجہ نکلا کہ جن اشعار کا میں نے ترجمہ کیا تھا ان کی تعداد اڑھائی سو سے بڑھ کر پونے چار سو ہو گئی اور اس طرح قارئین کے لیے غالب کے زیادہ فارسی اشعار تک رسائی کا خود بخود اہتمام ہو گیا۔

اب ہماری یہ کوشش ہو گی کہ رسل صاحب کے پورے مسودے کو جس میں اردو اور فارسی غزلوں کے ترجمے ہیں جلد شائع کر دیں۔ اور اس کے بعد انگریزی ترجمے کے ساتھ اردو اور فارسی اشعار سمیت پوری کتاب کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالرحمن بجنوری کے حوالے سے کلام غالب کا ترجمہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے مقدس دیک کا ترجمہ کرنا۔ برصغیر کی دوسری الہامی کتاب کا ترجمہ بہت معذرت سے پیش کیا جا رہا ہے اس امید کے ساتھ کہ اگر ایک زبان کے ترجمے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو وہ دوسری زبان کے ترجمے سے پوری ہو جائے۔ یہاں یہ کہنا بے عمل نہ ہو گا کہ غالب خود بھی اپنے شعر کو الہام قرار دینے سے گریز نہیں کرتے تھے۔

شعر غالب نبود وحی و گویم ولے
تو دیناں نتوان گفت کہ الہامے بہت

شعر غالب کا نہیں وحی یہ تسلیم مگر
بخدا تم ہی بتا دو نہیں گفت الہام

افتخار احمد مدنی

دسمبر ۱۹۹۷ء

اے بہ غلا و ملا خوئے تو ہنگامہ زار
باہر در گفتگو ہے ہم با ماجرا

حیرے کرشموں سے مد قلب غلا و ملا
گفتگو ہر ایک سے، امر میں سب سے جدا

آب نہ بخشی بہ زور، خون سکندر ہر
جاں نہ پذیری بہ چچا، نقدِ خضر ہر

آب بقا کے قریں خون سکندر ہر
ہدیہ جاں مسترد، نقدِ خضر ہر

بزمِ ترا شمع و محلِ عشقی بوتراب
سازِ ترا زیرِ دم واقعہ کر بلا

شمعِ تری بزم کی عشقی بوتراب
نقدِ ترے ساز کا واقعہ کر بلا

نکھانِ ترا قافلہ ہے آبِ وہاں
نکھانِ ترا مائدہ ہے اشتہا

ہیں جو ترے خمِ زودہ رہے ہے آبِ وہاں
جن پہ کرم ہے، انہیں مائدہ ہے اشتہا

دلِ مایوس را تسکین بہ مردنِ حیواںِ دلوں
چہ امید است آخرِ خضر و اورئیں و مسجرا

تو مٹا موت کی ہے ہر دلِ مایوس کا چارہ
ہے کیا امید آخرِ خضر و اورئیں و مسجرا کو

خطے برہستی عالم کشیدیم از مرہ بسن
ز خود رفتیم وہم با خوبنِ بر دیم دنیا را

جب آنکھیں بند کیں، کھینچا خطِ تخیلِ عالم پر
خود اپنے سے مجھے ہم ساتھ لے کے ساری دنیا کو

خُن کو تہ، مراد مل ماکل تقویٰ تو ہے لیکن
میں جگہ زہد سے مائل ہوں کافر ماجرائی کا

خُن کو تہ، مراہم دل پہ تقویٰ ماکست لہا
زنگ زاہد اقلوم پہ کافر ماجر لہا

گدلوں کی سی اس صورت کا مجھ کو رنج کیا غالب
ہے شرہ ملک معنی میں مری فرمانروائی کا

زنجم گر بصورت از گد لیاں بودہ ام غالب
پہ دلا ملک معنی ی کنم فرمانرو لہا

تجھے ہے وہم ضمیم مجھ کو انتظار آجا
بہانہ چھوڑ مری جاں ستیزہ کار آجا

زمن اگر نہ بود باد انتظار بیا
بہانہ جوئے مباش و ستیزہ کار بیا

جو تو نے غیر سے باندھا اے بھی توڑ صنم
ہوا ہے عہد وفا کب سے استوار آجا

زما سنستی و با دیگران مرو بہتی
بیا کہ عہد وفا نیست استوار بیا

وداع و وصل ہیں دونوں کی لذتیں اپنی
ہزار بار جدا ہو کے لاکھ بار آجا

وداع و وصل جداگانہ لذتے دلدرد
ہزار بار ہر دو صد ہزار بار بیا

حصار امن کی خواہش ہے مگر تجھے غالب
میان حلقہ رندان خاکسار آجا

حصار عافیتے مگر ہوس کنی غالب
چوما پہ حلقہ رندان خاکسار بیا

اس کے ہزار ہا ہر اک ان میں دل فریب
رنجش مگر اس کی شوق بڑھائے تو کیا عجب

شیوہ ہادرد و من معتقد خوی ویم
شوqm از رنجش لوگر ہلزداید چہ عجب

مانند برق جس کو ذرا بجھی نہیں قرار
لشکوہ نہ اس کا دل میں سمائے تو کیا عجب

آنکہ چوں برق بیک جائی تگیر آرام
گلہ اش در دل اگر دیر نہاید چہ عجب

چاہے فلک سے کون وہ 'خودی نہ چاہے جو فلک
مانگے نہ بارہ طرف شیخ' اور نہ میری سے گزک

ہر چہ فلک خواستہ بچ کس از فلک خواست
عرب فقیر سے نعمت 'ہاء' مازک خواست

علم سے جاہ بے خبر 'جاہ سے علم بے نیاز
دیکھے نہ از محک تری دعوئے نہ میرا از محک

جاہ ز علم بے خبر 'علم ز جاہ بے نیاز
ہم محک تو از عید' ہم از من محک خواست

بٹ و بدل کو جھوڑ کر میکہد دعوئے جہاں
کر جمل سنے کوئی اور نہ قصہ فدک

بٹ و بدل بجائے ماں' میکہد جوے کاندراں
کس نفس از جمل نزد کس سخن از فدک خواست

نہ ہزار شیوہ کو طاعت حق گراں نہیں
بداء در میں تاصیہ چاہے صنم نہ مشترک

رند ہزار شیوہ را طاعت حق گراں نبود
لیک صنم بہ سجدہ در تاصیہ مشترک خواست

یاد کا کیا ذکر کہ ہنگامہ ہوا ختم
سب خود پہ ستم ہو سر محشر نہ کہا جائے

ہنگامہ سر آمد 'چہ زنی دم ز ظلم
مگر خود ستمی رفت بہ محشر نتواں گفت

ہے گرم روی سایہ و سر چشمہ سے بیزار
ہم سے سخن طوبی و کوثر نہ کہا جائے

در گرم روی سایہ و سر چشمہ بنجو نیم
بانا سخن از طوبی و کوثر نتواں گفت

اک راز ہے سینے میں کوئی وعظ نہیں ہے
سولی پہ کہیں بر سر منبر نہ کہا جائے

آن راز کہ در سینہ نہایت نہ وعظ است
بردار توان گفت و بہ 'منبر نتواں گفت

کس شیفہ سے مجھ کو پڑا رابطہ یارہ
مومن نہیں 'غالب' اسے کافر نہ کہا جائے

کارے عجب اتنا بدیں شیفہ مارا
مومن نبود غالب و کافر نتواں گفت

ہے عشق ہم کو اس میں بھلائیگ و نام کیا
ہم خامکوں سے جتنہ دستور عام کیا

ہا من کہ عاشق خن لڑنگ و نام چیست
ور امر خاص جتنہ دستور عام چیست

جانے ہے اس کے ساتھ جو غلوت میں سے ہے
ہوتے ہیں حور و کوثر و دار السلام کیا

ہا دوست ہر کہ ہادہ خلوت خورد مدام
واند کہ حور و کوثر و دار السلام چیست

میرا علاج سے ہے کہ ہوں غم سے جاں بلب
بیار غم سے ذکرِ حلال و حرام کیا

ول خستہ فہم دیو سے دوائے ما
باختگاں صحتِ حلال و حرام چیست

غالب اگر ہیں خرقہ و مصحف تجھے عزیز
مت پوچھیو ہے نربخ سے لعلِ قلم کیا

غالب اگر نہ خرقہ و مصحف بہم فروخت
پرسد چرا کہ نربخ سے لعلِ قلم چیست

ہند میں رہِ خن پیشہ ہے لیکن گمنام
زینت اس دہرِ کسن کی ہے وہی غمِ آشام

ہند را رہِ خن پیشہ گمنامے ہست
اندریں دہرِ کسن میکدہ آشامے ہست

کون کہے میں عطا مجھ کو کرے رطلِ نیند
لورِ رقت کے عوض چاہے تو رکھ لے ارام

کیست در کعبہ کہ رطلے ز نیند عطفد
در گروگاں طلہ جاریہ ارامے ہست

مے افرنگ کے ساتھ آئے اگر حسنِ حد
ہم کو بغداد رہے یا نہ شہرِ بظام

مے صافی ز فرنگ آید و شاہد زحار
مانہ وانہم کہ بغدادے و بظامے ہست

شعرِ غالب کا نہیں وحی، یہ حلیم مکر
بغدا تم ہی بتا دو نہیں لگتا الہام!

شعرِ غالب نبود وحی و نہ گوئیم ولے
تو یزداں تو اں گفت کہ الہامے ہست

جب چرخِ بہمن سمیت سما جائے دل میں وہ
بند قبائے یار کو کیا کھولے عبث

با چرخِ بہمن ز ناز فردی رود بہ دل
بند قبائے دوست کشودن چہ احتیاج

تن پروریِ خلقِ ریاضت سے بڑھی اور
جز گرمیِ افطار نہ لایا رمضان بچ

تن پروریِ خلقِ فزون شد ز ریاضت
جز گرمیِ افطار ندارد رمضان بچ

آئینہ بت پرستی کی تکمیل کر چکے
غالب کمالِ صنعت آزر دکھائیں ہم

آئینہ بہمن بہ نہایت رساندہ ایم
غالب بیا کہ شیوہ آزر کنیم طرح

ریشک وفا تو دیکھ کہ مقتل میں عشق کے
ہر اک سلاشِ گوہر مقصود میں گیا

ریشک وفا مگر کہ بدعوئی کہ رضا
ہر کس چگونہ درپے مقصود میرود

فرزند نے جھکایا جو سر اپنا زیرِ تیغ
بارے پدر بھی آتشِ نمرود میں گیا

فرزند زیرِ تیغ پدری نہ گلو
مگر خود پدر در آتشِ نمرود میرود

نو میدی مری گردشِ ایام نہ جانے
یہ دن کی سیایِ سحر و شام نہ جانے

نو میدی ما گردشِ ایام ندارد
روزے کہ یہ شد سحر و شام ندارد

ہر ذرہ مری خاک کا رقصاں ہے فضا میں
دیوانگیِ شوق سر انجام نہ جانے

ہر ذرہ خاک ز تو رقصاں ہوائیست
دیوانگیِ شوق سر انجام ندارد

بلبل چمن میں ، بزم میں پروانہ بہتر
کیا شوق ہے جو وصل میں آرام نہ جانے

بلبل چمن بنگر و پروانہ بہ محفل
شوقست کہ در وصل ہم آرام ندارد

یوں شراب تو شاعر ہوں میں فقیہ نہیں
ہے عار کیا مری آلودہ دامن دیکھو

جادو گر بودم میل شاعرم نہ فقیہ
خن چہ ننگ ز آلودہ دامن دلرو

جو کوئی شر میں سمجھے زبان تو لے آؤ
اک اجنبی کے خن ہائے گفتنی دیکھو

بیادید گر لبخا بود زبان دانے
غریب شر خن ہائے گفتنی دارو

دور شراب ناب سے بدست کر بھی
نغمہ سنا کے پھر مرے گم گشتہ ہوش لا

گاہے بہ سبک دستی از بادہ ز خویشم بر
گاہے بہ سید مستی از نغمہ بسوش آور

وہ حیرے ساتھ آنے پہ راضی نہ ہو اگر
اک شعر نغمہ غالب موہینہ پوش لا

غالب کہ بتائیش باد بھائے تو گر ناید
بارے غزلے فردے زان موہینہ پوش آور

رستے بہت اعتماد کے پر کوئی سخور
اُنہی ہی چلے راہ تو پھر کوئی کرے کیا

آں نیست کہ صحرائے خن جادو ندارد
واٹوں روش کج نگرے راچہ کند کس

غالب بچے انصاف ہی ہوتے ہیں سلاطین
عالم ہو اگر شاہ تو پھر کوئی کرے کیا

غالب بہ جہاں بادشاہاں از بچے دلوں د
فرمان دہ بیادو گرے راچہ کند کس

آنکھ دیکھے نہ جسے رنگ وہ ہیرنگی کے
راز خاموشی کے ایسے کہ سن پائے نہ گوش

رنگہا جتہ زیرنگی و دیدن نہ بہ چشم
راز ہا گفتہ خاموشی و شنیدن نہ بگوش

ذاتِ ایزد ہمہ محسوس ہے عالم معقول
نغمہ یہ صوت سے بیگانہ ہے غالب خاموش

ہمہ محسوس بود ایزد و عالم معقول
غالب ایں زمزمہ آواز نخواہد خاموش

کیا خواہش وفا کہ نفیست ہے ایک ہل
کر القاص شاہ شیریں لوا پہ رقص

نہود وفای عمدہ دے خوش نفیست ست
از شاہداں بناؤش عمدہ وفا برقص

فرسودہ رسم چھوڑ کے کرتے ہیں اہل دل
بیش و طرب پہ نوحہ تو آہ و بکا پہ رقص

فرسودہ رسمائے عزیزاں فرو گذار
در سور نوحہ خوان و بہ بزم عزائم رقص

سرمایہ خرد کو جنوں کے سپرد کر
ہر سود کے ملیں گے ہزاروں زیاں عوض

سرمایہ خرد بجنوں وہ کہ این کریم
یک سود را ہزار زیاں میدہ عوض

غائب ہر اک وفا کے صلے میں جفا بھی
دیتا ہے کس کمال سے وہ مریاں عوض

پاداش ہر وفا بھائے دگر کند
غائب ہیں کہ دوست چمان میدہ عوض

”لب تیرے لب پہ ہوں تو نکل جائے جاں مری“
اس عرض اشتیاق میں حسنِ لوا ہے شرط

لب برہت نماد و جاں دلون آرزوست
در عرض شوق حسنِ لوا بودہ است شرط

کہے سے میں نہ گزروں تو کیا آئے گا نظر
کہے کی ست مز کے مگر دیکھنا ہے شرط

تا گزرم ز کہے چہ لطم کہ خود ز دیر
رفتن پہ کہے رو تھا بودہ است شرط

جو اپنے بس میں نہ ہو کیسی احتیاط اس سے
ہو جس پہ دوست نہ مائل اس اختیار سے کیا

دران چہ من نتوانم ز احتیاط چہ سود
بدانچہ دوست نخواہد ز اختیار چہ خط

اسیر زحمہ فرزند و زن نہ کر یارب
ٹلے گا رنہ کو غمہائے ناگوار سے کیا

بہ زحمہ فرزند و زن چہ می کشم
ازین خواستہ غمہای ناگوار چہ خط

خوش ہوں مری تکذیب پر ہیں جمع شیخ و برہمن
نور کفر و دین کے شور سے مامون دل کی انجمن

ہو آگ روشنی مرغ دے وافر ہوں کیا اچھا لگے
اور بذلہ نیچوں سے ہے 'سرمائیں' لکی انجمن

تھے پر بہار حسنِ حق 'مجھ پر بہارِ شوق
سب حسن و شوق' دورِ قضا میں ہوئے تک

وہ راہ بھول کے ناگاہ میرے گھر آیا
صنم فریب ہے کیا شیوہ ہدایتِ شوق

ہے مرد وہ جو فرطِ محنا سے ہو ہلاک
یا فحشگی میں ساحلِ دنیا سے ہو ہلاک

نہ کہیں جز کلامِ نغزِ غالب
بلا سے ہوں ترے اشعارِ تھوڑے

لطفِ ساقی سے رقیبوں پہ مئےِ تابِ ارزاں
اور غریبوں کے لیے ہے لبِ جیوں بھی بخیل

غالب خستہ کو واں زحمت گفتار نہ دے
کوئی جانے نہ جہاں فرقِ نظیری و قنیل

شادم کہ برانکارِ من شیخ و برہمن گشتہ جمع
کز اختلافِ کفر و دین خود خاطرِ من گشتہ جمع

ہے ہے چہ خوش باشد بے آتش پہ پلِ مرغ دے
نہ بذلہ سبھاں چند کس در یک نشین گشتہ جمع

رنگ و بو بود ترا بر گ و نوا بود مرا
رنگ و بو گشت کمن بر گ و نوا گشت تکف

غلط کند رو و آید پہ گلہ ام ناگاہ
صنم فریب بود شیوہ ہدایتِ شوق

مرد آنکہ در ہجومِ محنا شود ہلاک
از رشک تشوہ کہ بدریا شود ہلاک

مگویم تا نباشد نغزِ غالب
چہ غم گرہست اشعارِ من اندک

بارِ قیباں کعبہِ ساقی پہ مئےِ تابِ کریم
با غریباں لبِ جیوں پہ دے آبِ بخیل

غالب سوختہ جاں راچہ گفتارِ آری
بدیارے کہ نوازند نظیری ز قنیل

یوں کہکشی کا نقش جہاں سے مٹاؤں میں
اک طرف تو سے محفل ہستی سجاؤں میں

رغم کہ کہکشی ز تراشا ہر اکلنم
در بزم رنگ و بو نمطے دیگر اکلنم

ہنگامہ حیات کو دوں آتش جنوں
شعروخن میں فکر کا جادو چنگاؤں میں

ہنگامہ را عجم جنوں پر جگر زخم
اندیشہ را ہوائے فسون در سر اکلنم

ہر نسخہ لفظ و معنی امید سے حتی
فرحنگ نامہ ہائے تمنا ککھا کئے

در پیچ نسخہ معنی لفظ امید نیست
فرحنگ نامہائے تمنا نوشتہ ایم

رتقین خون دل سے ہر اک نوک خد ہے
قانون باغیہلی صحرا ککھا کئے

آغشتہ ایم ہر سر خدے بخون دل
قانون باغیہلی صحرا نوشتہ ایم

ہند میں خوش نفس ایسے ہیں سخنور موجود
جن کی غلوت کو صبا جانتی ہے رکب لرم

ہندرا را خوش نفساوند سخنور کہ بود
باد در غلوت شاں مشک قشاں از دم شاں

غالب خستہ کا ہر چند ہمیں ان میں شد
ہے مگر بزم سخن میں وہ انیس کا ہدم

غالب سوختہ جاں گرچہ نیر زد بہ شہر
ہست در بزم سخن ہم نفس و ہدم شاں

افت ہی ختم ہو چکی یا ربط بڑھ گیا
لیکن نہ دکھ مجھے نہ تجھے انفعال ہے

یا می عکست صحبت و یا می فرود ربط
لیکن مرا طال و ترا انفعال کو

ہے باد طہور میں کیا محسب کا غم
کب عشرت بہشت میں ہم زوال ہے

در باد طہور غم محسب کیا
در عیش خلل لذت ہم زوال کو

دولت نہیں ملتی یوں، کوشش سے پشیاں ہو
کافر نہیں بن سکتا، ناچار مسلمان ہو

دولت پہ غلط بود، از سعی پشیاں شو
کافر نتوانی شد، ناچار مسلمان شو

پاں نور فراواں ہے، داں میث کا سماں ہے
کعبے میں اقامت کر، بتخانے میں مہماں ہو

ہم خانہ بساں ہے، ہم جلوہ فراواں ہے
در کعبہ اقامت کن، در بتکدہ مہماں شو

شہد اس کا کہاں شر کے رنیموں میں
دیارِ دہلی کا غالب ہے ایک خاک نشیں

دم از ریاستِ دہلی نمی زخم غالب
منم ز خاکِ لہستان آں دیار یکے

کیوں بے سنے ہی تو مرے دل میں از کیا
اے حرف، کس کے لعلِ شکرِ خا میں محو ہے

لغینہ لذت تو فردی رود بہر دل
اے حرف، جو لعلِ شکرِ خا میں کھتی

ہم دونوں میں جو فرق ہے کچھ کم تو نہیں وہ
مضدور ہے مگر تو مرے اشعار نہ سمجھے

فرقے ست نہ اندک ز دلم تا بہ دل تو
مضدوری، اگر حرفِ مرا زود نیابا

کیوں مجھ سے کہو مسجد و محراب کہاں ہے
ہے عید کی یہ صبح مئے ناب کہاں ہے

زاہد کہ و مسجد چہ و محراب کہاں
عید است و دمِ صبح مئے ناب کہاں

کیا گھبراہٹوں کو مرے جہنم و گل سے
صر صر کہاں خوابیدہ ہے، سیلاب کہاں ہے

بوی گل و جہنم نہ سزد گھبراہٹ مارا
صر صر تو کہا رفتی و سیلاب کہاں

کچھ کہتے نہیں دلوں محشر کے حضور آپ
وہ شکوہ ہے مہری احباب کہاں ہے

حشر است و خدا داور و ہنگامہ بہ پایاں
اے شکوہ، بے مہری احباب کہاں

وہ جو تجھ سے آرزو رکھے حیا و مری
تقویٰ یگانے سے چاہے اور دلوں فرنگ سے

آنکھ جریہ از تو شرم و آنکھ خواہد از تو مر
تقویٰ از یگانہ و دلوں از فرنگ آرد ہی

دیدہ در اس کو جاننے جو بہ خیال دلیری
دیکھ لے قلبِ سنگ میں رقصِ بتانِ آذری

دیدہ در آنکھ تا نمد دل بشمارِ دلیری
در دلِ سنگ بنگرد رقصِ بتانِ آذری

یار کے لطف و قہر کا کیا بہانہ، کیا سب
شکر سے بے نیاز وہ، نالہ سنے تو سرسری

تا نبود بلطف و قہر چچ بہانہ در میاں
شکر گرفت تا رسا، شکوہ شرد سرسری

غالب ہے فکرِ شعر سے سوزِ جگر میں، دل میں آگ
آئے مرے ضمیر میں کوئی خن رسی جری

جنی ام از گدازِ دل در جگر آتشے چو سیل
غالب، اگر دمِ خن رہ چہ ضمیر من بری

There". God said: "By no means canst thou see Me (direct); but look upoo the mount. If it abide in its place then shalt thou see Me." When his Lord manifested His glory on the mount He made it as dust, and Moses fell down in a swoon..." "The mount" was the mountain of Tur. Even the great mountain was reduced to dust by God's radiance.

Musa is also called Kalim - literally 'one who speaks with another' - because he spoke with God. At one stage in his life, he served eight years as a goatherd to the prophet Shuaib and Shuaib gave him his daughter in marriage in return. 76 is a reference to this.

When he led the children of Israel out of Egypt towards the promised land, the waters parted before them to enable them to reach the other side in safety and then closed over Pharaoh and his army and drowned them. In Muslim tradition, those were the waters of the Nile.

turmoil (*hangama*), 44 (Sina), 106

vah and ilham, 60

waves, 54

West, the, source of fine wine, 60 (5)

'where's the joy?', 104, 106

willow, 48

wine - Ghalib made no secret of the fact that he broke the Islamic prohibition on wine and many of his verses celebrate the pleasures of drinking. Wine also regularly symbolises the message of true religion, the inspiration of love and of worthwhile action in life, but there is no reason to prefer the symbolic meaning to the literal one except where the sense clearly demands it. It would be pointless to list every reference.

permitted as a medicine for grief, 56
 wine kindles fire, 24
 you may sell the Quran to buy it, 58
 it should be 'strong enough to make the cup go round', 16
 wine the only thing worth having in paradise, 'wine and beauty makes the world a paradise', 44
 'wise of punty' 44
 the orthodox prohibition ridiculed, 44, 104

wit and honour must be valued, 26

Yazid, 76

Zhindarud, *see* Zindarud

Zindarud- a stream that flows through Isfahan, 22

salamander - a mythical animal that lives in fire, 34,50

Salsabil, a fountain in paradise, 34

sand, *see* drop of water...

sari, *see* sokr

scribe of fate, 38

search, seeking, *see* constant...

self oblivion, 34

seven heavens or seven skies - the revolution of the seven heavens determines your fate (q.v.). The seven 'millstones' (10) and seven 'compasses' (134) are metaphors for these.

shahna, *see* (governor), 39,110,127

shepherd, 128

sieve, 10

Slkandar - Alexander the Great
8,62

simplicity
of the lover, 60

simple-minded, 60

Sinai, Mount, = Tur, *see* Tur, Musa

snare *see* bird

sons cannot follow their father's path, 78

sorceries of Babylon,62

spell 18 (whole ghazal)

space of fear, 132

spring, 34

spring and autumn,52,64

standards of conduct,10

stormy waves ,54

stranger with something to say,76

sweet, 116

takalluf *baratraf* 26

tapestry of life,70

tartary, 60

task

I put my heart into my back' 122

temple, the home of idols, (i.e.beloved) and of beauty,102,120,134

theologian,76

threshold to how down upon' 36

touchstone, 38

Tuba - a tree in paradise, the branches of which extend so widely that there will be one in the house of every dweller there. Its branches are laden with all manner of fruits and perfumes, and the branches bearing them will lower them of their own accord to be plucked, 44,50,140

Tur, Musa -Musa is the Moses of the Bible and one of the major prophets of Islam. The commonest references to him speak of his speaking with God near the mountain of Tur. It was here that Musa asked God to show Himself to him. In the Quran (vii),143), God says 'When Moses (Musa) came to the place appointed by Us, and his Lord addressed him 'he said: "Oh my Lord ,show (Thyself) to me that I may look upon

- Beautiful women(hours) will gratify every desire.
Ghalib is sceptical about its supposed joys and its inadequacy either to match the joys of this life or compensate for its sufferings.
Only the prospect of abundant wine evokes his enthusiasm, 44
The prospect of continuing, unalloyed pleasures is not an attractive one as 'the spice of fear' will be lacking, 132
The hours come in for much critical comment
the pious do not deserve paradise 86
- parting and meeting, 20
- Parvez , a legendary King of Iran, 44
- Persian, Ghalib's command of, 68
- Pharaoh, 114
- Pilgrimage- the Pilgrimage to Mecca is one of the 'five pillars' of Islam. Every Muslim who can afford it must make the journey at least once during his lifetime.
The pilgrim wears special robes of pilgrimage (q.v) called *ahram*
- piety, pious, 16,86,138
- prity, 112
- poor
shun their company, 28
- prayer-beads,102
- preacher, 50,70
- Predecessors, *see* forebears
- Qatil - an Indian poet and scholar of Persian of whom Ghalib held a very poor opinion, 114
- qatra*, *see* drop
- Quran, sold to buy wine,58
- Ramadan, *see* Raitizan
- Ramazan, *see* Ramzan
- religion
"...and irreligious joys", 122
religious disputation condemned, 38
religion's murages,22
- rich, their company to be shunned, 28
- ripples,22
- river,
and the beloved's beauty,42
- Rizvan - the gatekeeper of paradise and keeper of its gardens, 106
- robes of pilgrimage may be pawned for wine,60
- rock, mountain, flint, stone - rock is hard
- and strong but is also a source of beauty
Sparks leap from it when it is struck
Beautiful sculptures are 'locked within it'. It is the raw material of delicate glass, glass which will hold wine. 40
Ghalib has the qualities of both rock and glass,12
- roses surge within the branch, 54
- Sadi - great thirteenth-century Persian poet and prose writer, especially famous for his *Gulistan*, a collection of short humorous and moral anecdotes. 74
- sati - the beautiful youth who pours the wine for you. The symbol of your beloved (human or divine), of love, of beauty and of any ideal that inspires you. Ghalib sometimes criticises him for not playing the role he should, 28,64,110,124

manual, 120

mankind, *see* humankind

martyrs ,86

meeting and parting,30

melody, 38

that seeks a dwelling in a lute, 130

millstones, seven, 10

mirages, 22

mirror - a word with many connotations.

Itself beautiful, it reflects also the beauty of the beloved who gazes into it, lost in the contemplation of her own beauty. The beauties of nature are the mirror of God's beauty. Mirrors are made of burnished steel. Its 'verdure' is the green coating that develops when it is not kept burnished, 30,36
(invented by Sikandar, 62)

misers, 122

moonlight and *kotah*, 26

Moses, *see* Tur, Musa

moth, *see also* candle, 50,74

mountain, *see* _rock...

Musa, *see* Tur

music, 70,82

'My lord' *see* *khaya*

navety, *see* simplicity

namanda ast, 42

nakhuda, 14

Namrud - a legendary king of ancient Iraq who claimed that he was God. Ibrahim (q.v.) rejected his claim and Namrud had him thrown into a great fire, whereupon the fire became a bed of flowers, 70,114

Nazim - a Persian poet much admired by Ghalib,114

namakast, 41

net *see* bird

new creation, 52

nightingale, the symbol of the lover and of the lover-poet, whose verse is as beautiful as the nightingale's song. In both cases the beloved is unmoved. 74
see also bird, snare, cage

Nile - in Muslim tradition, it was the Nile in which Pharaoh's armies were drowned when they were pursuing the children of Israel. 114

ocean, *see also* drop of water

opposites

- the existence of contrasting opposites essential in life, 30

owl, 98

palaces,132

paradise- in paradise (called in Persian *bahusht*, *firdaus*, *jannat*, *khuld*) virtuous Muslims will reap heavenly reward for their good deeds on earth. Its gatekeeper, *Ruwan* (q.v.), tends its eight gardens.

There will be milk and honey in abundance. The 'wine of purity' will flow in the stream of *Kausar* and the *Tuba* tree will offer its delicious fruits.

Junaid, 60

Kaba - the holy place in Mecca toward which Muslims turn when they pray
Muslim tradition says it was built by Ibrahim (q.v.) and his son, Ismail (q.v.)
Ghalib has numerous verses about it and some of these express dissatisfaction about it and what it represents. In any case, one needs to go beyond the Kaba which, to those who know this, simply indicates the way forward
56,60,96,102,120,134

Kalim, *see* Tur, Musa

Karbala, *see* Husain,8

Katon, 26

Kausar - a stream in paradise in which 'the wine of purity' will flow, 30,104,120,140

Khaya, 72

Khalil, *see* Ibrahim

Khizr, Khizar - an ancient prophet of Islam who never dies because he found and drank the water of life (*ab e hayat*). He lives away from people and appears to travellers who have lost their way and guides them onto the right path. 8,54
Ghalib often berattles him, arguing that he has not used his endless life to any good effect. 44
In any case, he had been deprived of the joy of dying (for love) and is therefore not to be envied. 12

Khuya, *see* Khaya

kings,

and justice, 86
their company to be avoided, 56
king's spies, 118
their gifts to be rejected, 126

king's beloved in Ghalib's embrace, 118

king's companion, 22
kings of Iran, 68

kiss, kisses, 80,102,124,128

Lahrasp - a legendary king of Iran, 44

learning, unappreciated by men of high rank, 38

lies told in a worthy cause, 74

life is too short, 110

life without a beloved is pointless, 104

lightning,
its brilliance, speed and destructive power are all stressed, 28,50,84,134

lips, sealed by sweetness, 136

lover
is exempt from general rules, 56
wants physical union, 26

macrocosm and microcosm,
see drop of water

maula, 8

Maymun, (The mad one)-the name given to Qais, the great lover in Arab legend. He fell in love with Laila when both were children. When their love became known steps were taken to prevent them meeting and Qais went mad (hence his nickname) and went roaming about the desert wastes. Sometimes Laila passed that way riding on a litter on a she-camel and Maymun would run after it. Laila returned his love, but her father married her to another man. She died of grief and when Maymun heard the news, he rushed to her tomb and died there. 112

humankind,
'the object of creation', 34

humankind and God,
man must love God unflinching, 8,10

Husain-the younger son of Ali(q v). After the death of Hussain's elder brother Hasan, who had succeeded Ali as caliph, Yazid claimed the caliphate. Husain rejected his right to rule and gathering his kinsmen and supporters, set out to do battle with him. When he and his seventy-two companions reached Karbala on the banks of the Furat (Euphrates), they were surrounded by Yazid's forces and cut off from the water but fought on until only a few women and children were left alive. 76

I and myself reflected. ",14

Ibrahim, the biblical Abraham - in Islamic belief, the son of Azar (q v). *See also* Narinrud. He is called *khalil* ('friend [of God]'), a title which God himself bestowed on him. He is famous for his hospitality. 70,126

id,138

idol, Ghalib fashions his own, 124

Idris - identified by some with the biblical Enoch. Legend says that he did not die but was raised to heaven, 12

ilham and *vahû*,60

'.. in my embrace', 116,118 (whole ghazal)

Indian poets of Persian, 130
infidels,16

injustice, its role in history, 86

Iran
its pre-Islamic traditions, 44

good poets of Iran and of India 170

irreligious joys, 122

Isa, 12

Ismail - the son of Ibrahim (q v). To put Ibrahim's devotion to the test, God commanded him to sacrifice Ismail. Both father and son gladly prepared themselves to obey, but at the last moment God substituted a ram for sacrifice. 70

jah, 39

Jam - another name for Jamshed (q v)

Jamal,38

Jamshed - a legendary king of ancient Iran. He is said to have invented wine and the wine cup. He had (and is said by some to have invented) a wonderful wine cup in the depths of which he could see everything that went on in the world. 24,62

jannat, *see* paradise

Jesus, *see* Isa

journeying, *see* constant

Joseph, *see* Yusuf

joy

'where's the joy? 104,106

Judgement Day - the day when, at the sound of the trumpet, all will assemble before God on a great plain to be judged. Its turmoil and the awe which it inspires makes it a metaphor for any awesome or terrible occasion.
a day on which one forgoes.138
the beloved on judgment Day.
40,34,136

garden's guardian, 36

gardening, 12

Ghalib

his religious 'manifesto', 85-92 (whole ghazal)

'not a Muslim, not an infidel', 50

a man of many skills, 72

fashions his own idol, 124

a ghazi, 118

cannot find one worthy of his love, 36

seeks a threshold to bow down upon, 36

shuns company in striving for self-perfection, 130

shuns rich and poor alike, 28

would retire to worship God, 28

refuses to submit to obligation, 22

wants to be no one's servant, 106

inherits Iran's pre-Islamic traditions, 68, 70

became a poet at poetry's own request, 14

has poetry inspired (ilham), 60

he cannot express all that is in him, 48

his poetry is a 'selection', 46

his verses are few but meaningful, 112

he is an Indian poet, 60

he is King of the realm of meaning, 16

poetry comes from 'a heart melting in fire', 140

he should not be overshadowed by the poets of the past, 62, 130

poets of the past should be revered, 34

his command of Persian, 68, 70

his kinship with good contemporary

poets of Persian in India, 130

his poetry is for himself, 26

his poetry is not appreciated, 114

Ghalib's wife and children, 106

gham-see grief

gharib e shahr, 76

ghazal, 118

glass,

as a metaphor of sensitivity, 12

God criticised/complained

of/rebuked, 76, 114, 140

is inscrutable and self-sufficient, 3, 10

must be loved unconditionally, 8, 10

governor (shahna), 38, 110, 126

gran of sand and the desert, *see* drop of water

grapes and wine, 124

grief - commonly means the grief and suffering which love inevitably brings, or love itself, or sympathy with all who suffer. It is therefore something to be sought and valued,

guest,

inopportune arrival, 46

guest and host in the realm of love, 96

Gulistan, 74

see also Sadi

hangama, 45

happiness, create it from your own

resources, drawing on *all* your

experience, 66, 94 (whole ghazal)

haram *v* *hafil*, 56

henna - women apply henna to their hands

and feet on occasions of rejoicing,

the lover's blood serves as henna, 84

high rank, does not appreciate learning, 38

hope, what does it mean?, 120

host and guest in the realm of love, 96

hung - a mythical bird of which it is said that any man on whom its shadow falls will become a king, 12, 42, 98

- debased coinage, 110
- Delhi, 136
- delicate, 40
- desire
strong enough to bring wine into the cup, 64
- despair
despair of God leading to renewed hope, 76
- dictionaries, 120
- disputations, 38
- dragon, 56
- dreams, 63
- drop, of water, and the ocean, grain of sand and the desert - the drop of water is the ocean and the grain of sand the desert in microcosm Love gives the lover the power to see the whole within its smallest part and to see the potentiality of the smallest part to become the whole Often the drop/the grain of sand is the symbol of the lover, whose highest aspiration is to merge in his human or divine beloved as the drop is lost in the ocean or the grain of sand in the desert, 24, 52
- embrace, in my, 116, 118
- experience
imaginative experience of what has not yet happened, 18, 54, 140
- Fadak, 38
- fantasy - an essential element of life, 18, 70
- faqih*, 76
- farang*, 61
- farf/ô mara*, 19
- Farhad - a legendary Iranian lover, who fell in love with Shurra, the beloved of the King, Khusrav and relying on his false promise, dug a canal through a mountain, 112
- fasting, broken with wine, 134
- fate, 108
everyone goes to his fate alone, 38 no one asks what fate has not given, 38 inspires to effort, 122 man contributes to his fate, 10 let us change it, 126-130
- fathers, cannot expect sons to follow in their path, 78
- farang*, see *farang*
- firdaus*, see *paradise*
- fire-temples, fire-worshippers, 44, 68, 114, 124
- flowers
in the assembly and in the garden, 48
- flower-gatherers, 12, 128
- flower-seller, 36
- foal, 70
- forebears, reverence for, 34
- fowler - a metaphor for the beloved or for the dangers that beset the lover see bird/snare/cage
- free will & fate, 38
- friendship, 134
- furnace, 52

beyā, 31

birau, beyā, 20

bird/snare/cage - the songbird, and more especially the ruyhungele, is the symbol of the lover. The cage is the symbol of the constraints within which the true lover (in all senses of the word) must live, whether in bondage to his beloved or constrained by the hostility of society at large. The captive bird feels different things at different times, sometimes accepting his lot, sometimes pining for his former freedom. 36,58,94,108

blusters - a symbol of the suffering of the lover as he treads the desert paths of love, 40

blood - the grief of love crushes the heart to blood and thus blood comes out in the tears of blood the lover sheds. 'Blood' commonly means *this* blood and only *this* blood is worth anything blood, to fertilise growth, 120

blunt, let me be, 26

Brahmaa, Brahman - a member of the highest Hindu caste, the priestly caste, often censured as the Hindu counterpart of the Muslim shaykh, the pillar of religious orthodoxy, 48,66,78,108

bridge, 98

brigand, 104

British, their injustice, 138

cage, *see* bird

"can cast a spell on me," 18 (whole ghazal)

candle as a metaphor for wine, 82

captain (of a ship), 54

ceaseless, *see* constant...

che har? 104,106

clemency, beloved's pretence of, 132

cloak and Quran sold for wine, 58

coinage, debased, 110

come! 20

commitment, 102

companion, King's, 22

company shunned, 130

compasses, seven, 34

conches, 68

constant movement, change, activity, journeying, seeking, effort, struggle - all are desirable, whether these bring joy or grief. 24,46,50,52,96,98,102

courage, 112,122

courtesans, 34

creation- a new creation, 52

cruelty
of the age, and the beloved's cruelty,
16,76

cultivate the waste, 120

dance! 98,100

Dajla - the river Tigris, 38

dar baghal, 117,119

dawn, 58,128

dear friends, 78

Numbers refer to pages

ab e hayat, see Khizr

Abraham, see Ibrahim

abstinence and Ramzan, 64

acceptance- calm and sometimes, glad
acceptance of fate, 36, 94, 132

Adam- the biblical Adam, the first prophet
of Islam and often the symbol of
humankind, (q.v.), 26, 72

after-life, see , paradise

Alexander the Great, see Sikandarar

'Ali - the cousin of the Prophet Muhammad
and husband of his daughter, Fatimah.
After the Prophet's death, a caliph
(*Khalifa* - literally, 'deputy') was needed
to guide the Muslim community in both
spiritual and temporal affairs. The Shia
sect of Muslims considered that Ali
should have been chosen but he was
passed over and three successive caliphs
ruled before he became caliph. During
his life, he fought two wars against his
rivals and was finally murdered by a
member of a rival sect, 8, 76, 122

aloes, 70

anchor, 54

angels
are not to be envied, 140

anqa - a mythical bird which is believed to
exist, although no one has seen it, 112

"...asleep, 54, 56

atom and sun, 46

autumn and spring, 52, 64

autumn eternal, 52

autumn leaf, 80

Azar - a famous sculptor and idolater, the
father of Ibrahim (q.v.) His son, who
was a prophet of Islam, tried without
success to convert him to the true faith.
Azar is often praised for the beauty of
the idols he made, 66, 78, 140

azizan, 78

Babylon, 62

Baghdad, 60

bahrshi, see paradise

banners of Iran's Kings, 68

basil, sweet basil, 82

Bastam, 60

Bayazad, 60

beauty, longing for, 14

beggars, 16, 54, 80

be-ghash, 44

bell (of the caravan), 98

beloved, the
her beauty and the beauty of spring,
26
her beauty and the river, 42
and God, 136
in love, 84 (whole ghazal)
comes to Ghalib's house
- 126-130 (whole ghazal)

bigardanem, 126-130

biraga, 98, 100

EXPLANATORY INDEX

This index is intended to serve more than one purpose.

First, it is designed to obviate the need for constant repetition in the notes of explanations of words, concepts and literary allusions which occur repeatedly in the poems.

Secondly, it gives key words to help you find a verse which you do not remember in full.

And thirdly, since readers will, I hope, include those who already have some acquaintance with the Persian originals, I include, though more sparingly, key words in the original text which may serve the same purpose for them.

Quotations from the Quran are from Abdullah Yusuf Ali's translation.

In explaining literary allusions, I have not explained everything which might have needed explaining in a work of wider range, but only those relevant to the couplets in this selection.

Finding key words for important recurring concepts is not easy and if you cannot find an entry under the word you would have used, look for others of similar meaning. I have not aimed to include every possible key word or every possible reference but I hope that you will find here, if not all, at any rate most of what you are looking for

Numbers refer to pages.

دیدہ در آنکہ تا نسد دل بشمار دلبری
در دل سبک نکرد رقص بتان آزری

دیدہ در اس کو چاہئے جو بہ خیال دلبری
دیکھ لے قلب سبک میں رقص بتان آزری

تا نبود ہلعت و قمر تچ بہانہ در میاں
شکر گرفت تا رسا شکوہ شمرد سرسری

یار کے لطف و قمر کا کیسا بہانہ کیا سبب
شکر سے بے نیاز وہ نالہ سنے تو سرسری

رنگ ملک چہ داجرا چون بتورہ نمی برد
دہدہ در ہوائے قوی پرد از سبک سری

رنگ ملک پہ کیا کروں اس کی پہنچ سے دور تو
حاصل اسے ازان سے کچھ نہیں جز سبک سری

حیف کہ من بہ خوں تہم و ز تو خن رود کہ تو
اشک بہ دیدہ بشمری نالہ بہ سینہ بگری

حیف کہ غرقِ غم ہوں میں کہتے ہیں تیرے باب میں
اشک گئے تو آنکھ میں قلب پہ ہے نظر تری

کوثر اگر بمن رسد خاک خورم ز بے نمی
طوبی اگر زمن شود ہیرہ کشم ز بے بری

کوثر اگر مجھے ملے وہ بھی ہو بے نمی سے خاک
طوبی کا فیض جہن لے بخت کی میرے بے بری

عظیم از عداوت دل در جگر آتشے چو سیل
غالب اگر دم سخن رہ بہ ضمیر من بری

غالب ہے فکرِ شعر سے سوزِ فکر میں دل میں آگ
آئے مرے ضمیر میں کوئی سخن رسب جری

He who has eyes to see counts up the beauties spread before him
And sees all Azar's idols dancing, locked within the rock

That she may have no ground either for kindness or for anger
She says my thanks fall short, and my complaints are trivial

Why should we envy angels? What for? They cannot come to You
Foolish, they want to come to You, but fly around in vain

Alas that I should writhe in blood, when it is said of You that You
Count tears as yet unshed and hear lament as yet unuttered

If Kausar flows my way, it will dry up before it reaches me
If Tuba bends for me, its boughs be dry, and stripped of fruit

There you would see a melting heart, melting in seas of fire
Ghalib, if when I speak a verse, you could look deep within me

فرقے ست نہ اندک ز دلم تا پہ دل تو
معذوری' اگر حریف مرا درد نیابی



ہم دونوں میں جو فرق ہے کچھ کم تو نہیں وہ
معذور ہے مگر تو مرے اشعار نہ سمجھے



زاہد کہ و مسجد چہ و محراب کجائی
عید است و دم صبح مئے ناب کجائی

کیوں مجھ سے کہو مسجد و محراب کہاں ہے
ہے عید کی یہ صبح مئے ناب کہاں ہے

بہائے گل و جنم نہ سزد گلہ مارا
مر مر تو کجا رفتی و سیلاب کجائی

کیا گلہ ازاں کو مرے جنم و گل سے
مر مر کہاں خوابیدہ ہے 'سیلاب کہاں ہے

حشر است و خدا دلور و ہنگامہ بہ پایاں
اے شکوہ بے مری احباب کجائی



کچھ کہتے نہیں دلور محشر کے حضور آپ
وہ شکوہ بے مری احباب کہاں ہے



آنکہ جوید از تو شرم و آنکہ خواہد از تو مهر
تقرنی از میخانہ و دلو از فرنگ آرد ہی

وہ جو تجھ سے آرزو رکھتے حیا و مری
تقرنی میخانے سے چاہے لور دلو از فرنگ سے

The distance from my heart to yours is not a little one
You are excused if you are slow to understand my words



The pious, and their mosques and pulpits - who needs them today?
Today is Id, and dawn has come. Pure wine, where have you gone?

The fragrance of the rose, the dew - these do not suit my cell
Cold wind, where do you rage? destroying flood,
where have you gone?

I stand on doomsday's plain, and God is judge, and all is quiet
O my complaint against my callous friends, where have you gone?



He who would look for shame in you or hope for kindness from you
Seeks piety in taverns, thinks the British will be just

a Forget about past injustices.

دم از ریاست دہلی نمی زخم غالب
منم ز خاک نعلیان آن دیار کیے



ہے سینہ چرنا دل و درد دل چو جاں غزیدی و باز
نگاہ مر فزائے کہ داشتی داری

عتاب و مهر تو از ہم شائستن نتوان
خرد فریب اوائے کہ داشتی داری

خراب بادۂ دو حینہ سرت گردم
اوائے لغزشی پائے کہ داشتی داری

ہے کروگار نگر دیدی و ہاں بفسوس
صدیق روز جزائے کہ داشتی داری



نعمتہ لذت تو فرو ی رود بہر دل
اے حرف، عجب لعل شکر خای کجاستی

شہر اس کا کہیں شر کے رئیسوں میں
دیار دہلی کا غالب ہے ایک خاک نشیں



سہاگنی ہے رگ و پے میں گو تری الفت
نگاہ ناز کا جادو ہے دلربا اب بھی

عتاب و مر میں حیرے کچھ امتیاز نہیں
خرد فریب ہے حیرتی ہر اک اداب بھی

مئے دو حینہ سے عالم وہ لڑکھانا ترا
وہی ہے سحر تری مست چال کا اب بھی

نہیں خیال خدا کا مگر ہے صد افسوس
ہے حیرے لب پہ وہی قصہ جزا اب بھی



کیوں بے سنی تو مرے دل میں ازگیا
اے حرف، کس کے لعل شکر خامیں محو ہے

Ghalib, I do not claim a place among the city's nobles
I am among those humble ones who dwell in Delhi's dust



Into my breast, into my heart, you made your way and still
The glance that stirs men's love for you stirred mine and stirs it still

Your wrath, your kindness - I no more can tell one from the other
The charm that kills men's intellect killed mine and kills it still

Still drunk with last night's wine, my love - and I would die for you
The sight of your unsteady gait charmed me and charms me still

You have not turned to God, and that sarcastic wit of yours
That used to mock at Judgement Day is mocking at it still



Your sweetness, still unuttered, can pervade my heart and soul a
O words, steeped in the sweetness of whose lips are you held fast?

a The picture is of lips sealed by their own sweetness so that they cannot part to utter any words.

دولت پہ غلط نہ ہو، از سنی پشیاں شو
کافر نتوانی شد، ناچار مسلماں شو

از ہرزہ رواں گھٹن قلم تنواں گھٹن
جوئی پہ خیاباں رو سلی پہ بیاباں شو

ہم خانہ بساں پہ، ہم جلوہ فراواں پہ
در کعبہ اقامت کن، در بکندہ مہماں شو

سرمایہ کرامت کن، وانگاہ پہ غارت بر
بر خرمن ما برتے، بر مزرعہ ہاراں شو



پادوساں مباحثہ دارم، ز سادگی
در باب آشنائی نا آزمودہ

فلت نگر کہ در حنائم نیلوتہ
جز روزہ درست پہ صبا کشودہ

دولت نہیں ملتی یوں، کوشش سے پشیاں ہو
کافر نہیں بن سکتا، ناچار مسلماں ہو

پیکار کی یہ گردش قلام نہ بنائے گی
یا جوئے خیاباں بن یا سلی بیاباں ہو

یاں نور فراواں ہے، وہاں عیش کا سماں ہے
کعبے میں اقامت کر، بتخانے میں مہماں ہو

سرمایہ عنایت کر پھر لوٹ اسے ناگہ
خرمن پہ گرا بجلی اور کشت پہ ہاراں ہو



لڑتا ہوں دوستوں سے ذرا دیکھو سادگی
نا آزمودہ شخص کی الفت کے باب میں

فلت تو دیکھ، تھانہ مری نیکیوں میں کچھ
اک روزے کے سوا جسے کھولا شراب سے ☆

☆ اس شعر میں، رویت کی تبدیلی ناگزیر تھی۔

Divine grace does not falter; give up your useless strivings a
You could not be an infidel? Then settle for Islam.

To rove around is pointless; you cannot be an ocean
A stream? Go to the garden. A flood? Make for the wastes

It's good to live in comfort; good too is light abounding b
Lodge then, within the Kaba; and be the temple's guest

First grant to me a harvest, and *then* come and destroy it c
Be lightning on my harvest and rain upon my fields



I quarrel with my friends - I am so innocent!
About a friend whose friendship I have never tried

Just see my shame! They counted my good deeds and found
None but a single fast I kept - and broke with wine

a It is God who decrees which you shall be, but to be an 'infidel', who worships beauty and
love, would have been better than to be an orthodox Muslim

b Both conventional religion and unorthodoxy have something to offer you

c At present I receive only your anger. At least give me some kindness first!

بردگوئے خرمی تو ہر دو عالم ہر کہ یافت
در بیابان مردان و در قصر و ایوان زمین



کامیاب دو جہاں ہے وہ جسے حاصل ہوئی
سوت ویرانے میں اور ایوان میں شاہوں زندگی



گستاخ گشتہ ایم غروب جہاں کو
چھیدہ ایم سر ز وفا گوشال کو

گستاخیوں پہ لب نہ غروب جہاں ہے
نے بے وفا کیوں پہ سر گوشال ہے

تا کے فریبِ حلم خدا خدا نہ
آں خوائے خشکیں و ادائے ملال کو

کب تک فریبِ حلم خدا تو ضعیف ہے تو
ہے کوئی برہمی نہ ادائے ملال ہے

یا می عست صحبت و یا می فزود ربط
لیکن مرا ملال و ترا انفعال کو

الفت ہی ختم ہو گئی یا ربط بڑھ گیا
لیکن نہ دکھ مجھے نہ تجھے انفعال ہے

در بادۂ طہور غم محتب کیا
در عیشِ غلد لذتِ ہم زوال کو

ہے بادۂ طہور میں کیا محتب کا غم
کب عشرتِ بہشت میں ہم زوال ہے

He wins the crown of happiness in this world and the world to come
Who dies out in the desert, having lived in palaces a



We have become presumptuous; where is your pride of beauty? b
We have abandoned loyalty; where is your punishment?

Why this pretence of clemency, for God's sake? *You* aren't God c
Where is that grave displeasure and that former wrathfulness?

Sometimes we broke our ties, sometimes drew closer to each other d
But now I feel no sorrow, and you feel no diffidence

I'll drink pure wine, but where will be the dread of being caught?
And where in paradise the spice of fear it will not last?

a. He, i.e. the man who can enjoy to the full all the luxuries life can give him, and be equally happy and serene if he loses all and passes his last days in the wilderness

b,c,d regret the cooling of love.

بہ صلیح ہاں نشانِ صبح گاہی را
ز شاخسار سوئے آشیانِ بگردانم

مہمن وصال تو باور نمی کند غالب
بیا کہ قاعدۂ آسہاں بگردانم

ترکِ صحبت کر دم دور بندِ تکمیلِ خودم
نغمہ ام جانِ گشتِ خواہم در تن سازِ گلنم

اے کہ راندیِ سخن از نکتہ سرایانِ عجم
چہ بہ ما مقتدِ بیدارِ غنی از کمِ شام

ہند را خوش نفساندِ سخنور کہ بود
بادِ درِ خلوتِ شامِ مشکِ فشاں از دمِ شام

غالب سوختہ جاں گر چہ نیرِ زد بہ شہر
ہست درِ بزمِ سخن ہم نفس و ہدمِ شام

جو شاخسار پہ اپنے پھڑپھڑاتے ہیں
کسی ہوائے آسہاں میں پہنچا دیں

ہمارے وصل کا غالب کو اعتبار نہیں
چلو کہ ہم روشِ آسہاں بدل ڈالیں

ترکِ صحبت کر کے میں ہوں بحرِ تکمیلِ خودی
ہو گا لبِ ہر شعرِ نغمہ اور نغمہ جانِ ساز

شاعری میں ترے ممدوح فقط اہلِ عجم
ان کے دم سے تری دنیا میں سخن کا ہے بزم

ہند میں خوش نفس ایسے ہیں سخنور موجود
جن کی خلوت کو صبا جانتی ہے رکبِ لوم

غالب خستہ کا ہر چند نہیں ان میں شمار
ہے مگر بزمِ سخن میں وہ ان ہی کا ہدم

With words of peace as the dawn comes we'll lull the wakening birds
Luring them back to their nests with the sweetness of our words

Is Ghalib, then, destined never to look into your eyes?
Come, change the laws that have governed the turning of the skies



I shun the company of men in striving to perfect myself
My soul a melody that seeks a dwelling in a lute



O you who sing the praises of the poets of Iran a
Why do you rate our debt so high to them who gave so little?

In India are men the fragrance of whose poetry b
Is borne away and spread abroad like musk upon the breeze

Grief-stricken Ghalib does not rank with them; and yet he too c
Sits there with them and shares their friendship and their poetry

a,b,c These verses form a single whole

ندیم و مطرب و ساقی ز انجمن رانیم
بکار و باد زین کارداں بگردانیم

گمے بہ لاجہ سخن با اوا پیامیزیم
گمے بہ سہ زباں در وہاں بگردانیم

مہم شرم بیکسو و باہم آویزیم
بشونے کہ رخ اختراں بگردانیم

ز جوش سینہ سحر دا نفس فرو بندیم
جلائے گرمی روز از جہاں بگردانیم

ہویم شب ہمہ را در غلط بیندازیم
زہمہ رہ رہہ را باشاں بگردانیم

بچنگ ہاج ستان شاخساری را
حی سہد ز در گلستاں بگردانیم

ندیم و مطرب و ساقی کو پھر کریں رخصت
کینئر کو بھی کسی مشغلے میں الجھا دیں

ہر التجا میں اولوں کی شوخیوں بھر کے
زبان کو دھن یاد میں گھما ڈالیں

حجاب توڑ کے لپٹیں کچھ اس طرح باہم
کہ تارے شرم سے چرے خود اپنے پٹالیں

وہ جوش سینہ ہو گھٹ جائے سانس صبح کا
طلوع شمس کو اس طرح آج رکھ لوں

گمان شب میں کریں غرق سارے عالم کو
سحر کا قافلہ رستے میں آج ٹھہرا دیں

جو صبح آتے ہیں چھنے کو پھول شاخوں سے
انہیں چمن سے یونہی خالی ہاتھ لوٹاویں

No guests, no minstrel, no saki - let's tell them all to be gone
Let there be only a handmaid who knows what is to be done

Now pleasing you with the sweetness of conversation's grace
Now savouring with our tongues all the passion of our kiss

Put shame aside; let us grapple in such a bold embrace
The stars above in the heavens will try to hide their face

Our hearts afire, we will hold up the coming of the dawn
And banish out of existence hot day before it is born

Create in all the illusion night has not yielded to day
Turn back the sheep and the shepherd before they're on their way

With words of war we will challenge the flower-gatherers' bands
'You come to plunder the garden? Go back with empty hands!'

چاہا کہ قاعدۂ آسماں بگردانیم
قضا پہ گردشِ رطلِ گراں بگردانیم

ز چشم و دل بگشا حق اندوزیم
ز جان و دتن بہ ہمارا زیاں بگردانیم

بگوئے ہشتم و در فراز کلیم
بہ کوچہ بر سر رہ پاساں بگردانیم

اگر ز شمعہ بود گیرد دلمند کلیم
وگر ز شاہ رسد ارمغان بگردانیم

اگر کلیم شود ہم زباں سخن کلیم
وگر خلیل شود سیمای بگردانیم

گل اکلیم و گلابے برہ گزر پا شیم
سے آوریم و قدح درمیاں بگردانیم

چلو کہ ہم روشِ آسماں بدل ڈالیں
ستارہ اپنے مقدر کا آج خود ڈھالیں

تماشا وہ کہ دل و چشم سیر ہو جائیں
وصال وہ کہ تن و جاں مرا وسب پالیں

کواڑ بند کریں، بیٹھ جائیں گوشے میں
گلی کے پہرے پہ ہم پاساں کو لگولیں

نہ گیرد دلم کا اندیشہ دل میں آنے دیں
نہ ارمغان شہِ وقت پہ نظر ڈالیں

اگر کلیم کے کچھ تو آن نئی کر دیں
خلیل آئے شہرے تو یونہی لوٹا دیں

گل و گلاب سے مکائیں رہگور ساری
شرابِ ناب سے اپنے لو کو گرہالیں

Come change the laws that have governed the turning of the skies
Seize heavy fate like a goblet, and pass it round as we please

Store up the hoard of the gain that the heart and eye can amass
Play host to soul and to body; drive out their fear of loss

The world goes by; let us leave it. Come in, and shut the door
And post a guard in the lane so that none may come any more

The governor sends to reprove us? Let us not feel any fear
The king sends gifts? We shall tell him, 'They are not wanted here'

Let's speak with none - not if even Kalim himself should come
Make none our guest - not if even Khalil himself would be one

Let's scatter roses and sprinkle rose-water on the ground
Bring wine to pour in abundance and let the cup go round

مہلداں قضا و ما بے صبر و عسرت مفت لیست
بادۂ ما تا کمن گردید لرزاں کردہ ایم

زاہد از ما خوش تار کے پہ چشم کم میں
ہے مہدانی کہ یک پیانہ نقصاں کردہ ایم

می دہد چشمش پہ یک پیانہ ہر سے خوار را
عشوۂ ساقی پہ کار کفر و ایماں کردہ ایم



میرہ ایم بوسہ و عرضِ ندامت ممکنم
اختر لے چند در آدابِ صحبت ممکنم

سنگ و خشت از مسجدِ دیرانہ می آرم بہ شہر
خانہ در کوئے ترسایاں عبادت ممکنم

کردہ ام ایمان خود را دستزدِ خویشین
می تراشم پیکر از سنگ و عبادت ممکنم

قبط بادۂ خواراں بے صبری ہمیں 'یہاؤ مفت'
اس مئے کہنہ کا ہم نے نرخ لرزاں کر دیا

کم نہ زاہد جان اسے 'خوش ہے نہ انگور کا
حیرتی خاطر ہم نے اک ساغر کا نقصاں کر دیا

اسکی چشم مست سے مدہوش ہیں سے خوار سب
عشوۂ ساقی نے کار کفر و ایماں کر دیا



بوسہ لیکر ہم نے اظہارِ ندامت کر دیا
معذرت کو شاملِ آدابِ صحبت کر دیا

مسجدِ دیراں سے سنگ و خشت لائے شہر میں
کوچہ کافر میں پھر اک گھر عبادت کر دیا

اپنے ہی ہاتھوں سے کی کھیلِ ذوقِ بندگی
بت تراشا لور سامانِ عبادت کر دیا

Where are the drinkers? Who will taste the joys I freely offer? , a
'I am impatient. Though my wine grows old I sell it cheap

My pious friend, do not despise the bunch of grapes I give you
Do you not know it means that I have lost a cup of wine?

The saki's eyes poured wine for every drinker in one cup b
I made it serve the needs of faith and unbelief alike



I take a kiss, and then say I am sorry. Thus I make
Some innovations in the rules of social intercourse

The mosque is ruined; so I bring its stones into the city c
And build myself a house there in the unbeliever's lane

I fashion my own faith and make my faith my own reward d
I carve the stone to make an idol, and then worship it

a,b. 'wine' - my message, my poetry

c A mosque that is empty is no use. Better to destroy it and the lifeless kind of religion that it represents and use the materials to serve the needs of men who are truly alive. 'Unbelievers' translates the original Persian *torreyan*, which usually means fire-worshippers. These are associated with wine-drinking.

d I do not accept a faith prescribed for me by others. I work out my own faith and am true to it, even if others equate it with unbelief.

برسب یاغی سراے ہادہ روکنہ کردہ ایم
مشرپ حق گزیدہ ایم 'بیشِ مغانہ کردہ ایم

ہادہ یوام خوردہ و زرد بہ قمار پاشتہ
وہ کہ ز ہرچہ نامزاست ہم ہمزانہ کردہ ایم

نالہ بہ لب شکستہ ایم 'دلخ بدل نصفتہ ایم
دولتیاں مسمک زہ بزلہ کردہ ایم

تاہیچہ مایہ سر کھنم نالہ بہ غدر بے علی
از نفس آنچہ داہنم صرف ترانہ کردہ ایم

غالب از آنکہ خیر و شر جز بقضا بنودہ است
کار جہان ز بُد دلی بے خبرانہ کردہ ایم



دیدیہ کہ سے مستی اسرارہ نادرہ
رقسم و بہ پیلانہ فشر دیم جگر ہم

لب پہ شراب ناب ہے نرغ یاغی کے ساتھ
بیشِ مغانہ مل گیا ہم کو حق آنکی کے ساتھ

پانی کے شراب قرض پر ہارے جوئے میں سدا زرد
کر نہ سکے گناہ بھی ہم تو کبھی خوشی کے ساتھ

آہ و فغاں کو روک کر 'سب سے چپا کے دل کا دلخ
گلتے ہیں کتنے مطمئن اپنے غم خفی کے ساتھ

نالہ کروں تو کس طرح جب کہ بطور بے علی
گائے ترانہ ہائے شوق پھینکی ہی اک خوشی کے ساتھ

غالب ہے چونکہ خیر و شر نظمِ قضا پہ منحصر
انجھ بے تمام کام کرتے ہیں خوش دلی کے ساتھ



جب سے میں کوئی مستی اسرار نہ پائی
جہانے میں ہم جا کے ٹھوڑ آئے جگر بھی

On lips that call on Ali's name we've made the wine to flow
Practising true religion, tasting irreligious joys

We got our wine on credit, wasted all our wealth on dice
We did improper things - and did not do them properly

We checked our lament on our lips, hid in our hearts love's wounds
We wealthy misers kept our gold safe in our treasury

We showed the world a carefree face. How could we then lament?
Such breath as we possessed we used to sing a melody

Ghalib, since good and bad alike proceed from fate alone
I put my heart into my task, regardless of all else



I saw the wine lacked power to bring awareness of life's secrets
I rose, and crushed my heart, and went and poured it in the cup

ضعلم بہ کعبہ مرحہ قرب خاص داد
سجادہ عتسری تو د من بستر انگنم

ماصل ہوا ہے ضعف سے کعبے میں قرب خاص
سجادہ تو بچھائے تو بستر بچھاؤں میں

تا بادہ تلخ تر شود و سینہ ریش تر
بگداؤم آگینہ و در ساغر انگنم

زخمی کچھ اور سینہ کروں بادہ اور تلخ
پکھلا کے آگینے کو ساغر میں ڈالوں ☆

راہے فرسنگ دیے بہ میو کشودہ ام
از غم فرسنگ پیالہ و در کوثر انگنم

جنت کی راہ میں نے نکالی ہے دیر سے
خم سے پیالے بھر کے میں کوثر میں ڈالوں ☆

در چچ نضہ معنی لفظ امید نیست
فرحنگ نامہ ہائے تمنا نوشتہ ایم

ہر نضہ لفظ و معنی امید سے حسی
فرحنگ نامہ ہائے تمنا لکھا کئے

آئندہ و گزشتہ تمنا و حسرت ست
یک کاٹھے بود کہ بہ صد جا نوشتہ ایم

ماضی تمام حسرت و مستقبل آرزو
”اے کاش ایسا ہوتا“ یہ ہر جا لکھا کئے

آغشتہ ایم ہر ہر خارے بخون دل
قانون باغیانی صحرا نوشتہ ایم

رتھمیں خون دل سے ہر اک نوک خار ہے
قانون باغیانی صحرا لکھا کئے

☆ اس دور میں منہن کو کچھ غور ہوا کرنے کے لئے رواج میں تبدیلی ضروری تھی۔

My weakness earned for me a special closeness to the Kaba
You spread your prayer mat there, and I have laid my bed
down there

a

I make a road to take me from the temple into heaven
I draw wine from the cask and pour it into Kausar's stream

b

So that the wine gains strength to lacerate the breast more fiercely
I melt the flask and pour the molten glass into the cup



I copied out the dictionaries of yearning
There was not one that told me what 'hope' means

The past is all regrets, the future yearnings
'Would that...' are words I wrote a hundred times

I fed each thorn my blood, and wrote a manual
To tell men how to cultivate the waste

a Weakness resulting from unceasing, strenuous effort to seek the truth

b My wine will enhance the quality of the wine of paradise.

سے خوردہ در بتا سراستانہ گئے سو ہو
خود سایہ اور ازو صد باغ وستان در بغل

ہاں غالب ظلوت نقیص یہے چناں میٹے چنیں
جاسوس سلطان در کین مطلوب سلطان در بغل



زہاں شعر کہ در شکوہ خوئے تو سرایم
لطفم بہ زہاں ماند و مضمون رود از دل



رفتم کہ کہنگی ز تراشا بر انگنم
در بزم رنگ و بو صیغے دیگر انگنم

ہنگامہ را جیم جنون بر جگر زخم
اندیشہ را ہوائے فسون در سر انگنم

با غازیای ز شرح غم کارزار نفس
شمشیر را بر عیشہ ز تن جوہر انگنم

بتاں سرا میں پانی کے سے وہ ماکہ گل گشت ہو
اور ساتھ ہو سایہ رواں 'گشتن لئے آغوش میں

ہاں غالب ظلوت نقیص کیا خوف ہے کیا بخش ہے
بیچھے ترے جاسوس شہ 'محبوب شہ آغوش میں



کیا شعر بھلا تیری شکایت میں کہوں میں
الفاظ اگر پاؤں تو مضمون نکل جائے



یوں کہنگی کا نقش جہاں سے سناؤں میں
اک طرفہ نو سے محفل ہستی سہاؤں میں

ہنگامہ حیات کو دوں آہستہ جنوں
شعر و سخن میں فکر کا جادو چگاؤں میں

جب کارزار نفس کے غم کی شرح کروں
غازی کی صیغہ تیز سے جوہر گرلوں میں

کھٹم زشادی نبودم گنجیدن آسماں در بغل
کھٹم کشید از سادگی در وصل جاناں در بغل

بازم خطر ورزیدنش وان ہرزہ دل لرزیدنش
چینے بہاڑی بر جبین دستے بدستان در بغل

آہ از تھک پیراہنی کا فزوں شدش تر دامن
تاخوی پروں دلو از حیا گردید عریان در بغل

وانش پہ مے در ہاختہ خود را ذمن نشاختہ
درخ در کنارم ساختہ از شرم پنهان در بغل

گاہم بہ پہلو خند خوش بستے لب از حرف و سخن
گاہم بہاڑو ماندہ سر سودے ز خندان در بغل

ناخواندہ آمد صبح کہ بحر قبائش بے گرہ
داندر طلب مشکور شد نکلشورہ عنون در بغل

”کیسے سہوں گا خوشی سے میں تری آغوش میں“
سننے ہی سادہ دل نے یہ ’بھینپا مجھے آغوش میں

ٹھکو ڈرانے کیلئے خود اپنے سارے سے ڈرے
نور پھر پریشاں ہو کے اپنے ہاتھ لے آغوش میں

شرم و حیا میں ڈوب کر بچکے جب اس کا بھرجن
عریانی اپنی دیکھ کر وہ اچھے آغوش میں

نشے میں اس کا ڈوبنا فرقی من و تو بھولنا
شرمنا اپنے آپ سے چہرے کو دے آغوش میں

حرف و سخن سب بھول کر پہلو میں خوش سوے کبھی
بازو پہ سر رکھے کبھی ’چہرہ ملے آغوش میں

ناگاہ آئے صبح دم ’بندِ قبا کھولے ہوئے
نکلشورہ شاہِ وقت کا فرماں لے آغوش میں

I thought, 'I shall expand with joy beyond the grasp of her embrace'
She simply took me in her arms and held me fast in her embrace

I joy in her anxiety, the pointless fluttering of her heart
Her creased brow as she plays with me, hugging herself in my embrace

The scanty clothes that cover her, more scanty still as,
moist with shame
Sweat soaks them to transparency and she lies bare in my embrace

Discretion washed away by wine, no more aware of hers and mine
Holding her face against my breast she hides herself in my embrace

Now sleeping, happy, at my side, no sound, no word
comes from her lips
Now with her head laid on my arm, rubbing her chin in my embrace

She came unbidden with the dawn, the tie-strings a
of her robe undone
Bearing her letter from the king unopened still in her embrace

a. The letter would have been a summons to her to come

نہ مرا دولتِ دنیا نہ مرا اجرِ جہیل
نہ چہ نمود توانا نہ کلیبا چہ خلیل

با رقیباں کتبِ ساقی پہ مئے نابِ کریم
با غریباں لبِ جیون پہ دے آبِ بخیل

با تو امِ غریِ خاطرِ موسیٰ پر طور
با خودم خشکیِ لکڑیِ فرعون پہ نخل

پر کمالِ تو در اندازہ کمالِ تو محیط
بر وجودِ تو در اندیشہ وجودِ تو دلیل

نہ کنی چارہ لبِ خشکِ مسلمانے را
ای ہترسا بچکں کردہ مئے نابِ کبیل

غالب سوختہ جاں را چہ بگفتار آری
بدیادے کہ نداند نظیری ز قتل

نہ ملی دولتِ دنیا نہ مجھے اجرِ جہیل
نہ توانی نمود نہ ایثارِ خلیل

لطفِ ساقی سے رقیبوں پہ مئے نابِ ارزاں
اور غریبوں کے لئے ہے لبِ جیون بھی بخیل

قرب سے حیرے مجھے راحتِ موسیٰ پر طور
فرق ہوں خود میں تو ہم قسمِ فرعون پہ نخل

تیری یکمائی کا اندازہ تری یکمائی
تیری ہستی پہ فقط ہے تری سستی ہی دلیل

بے نیازی سے تری تشنہ وہن ہیں مومن
اور عطا سے تری مشرک پہ مئے نابِ کبیل

غالب خستہ کو واں زحمتِ گفتار نہ دے
کوئی جانے نہ جہاں فرقِ نظیری و قتل

I have no worldly wealth, nor shall I win reward in heaven
I lack both Namrud's power and Ibrahim's fortitude

For other men the saki's hand pours pure wine generously
While we stand by the stream and are denied a draught of water

With you, I feel the joy that Moses felt upon Mount Tur'
Alone, I drown, like Pharoah's army entering the Nile

Your own perfection can alone encompass Your perfection
Your own existence is the only proof that You exist

Why is it You bring nothing to the parched lips of the Muslims
When you bestow abundant wine on those who worship fire?

Why have you made despondent Ghalib poet in a land
Where none knows what distinguishes Naziri from Qatil?

بخود مناز و بہ آموزگار ہم چہ
من و نصاب عشق و تو و بدلت شوق
[۱۱]

مرد آنکہ در ہجوم حمما شود ہلاک
از رنجک حسہ کہ بدریا شود ہلاک

مردم ہلاک فرہ فرجام رہروی
کاندر تلاش منزل عتقا شود ہلاک

نامرد را بہ نخل آسائش مشام
مرد از صحرای سوسم بہ صحرا شود ہلاک

غم لذیست خاص کہ طالب بہ ذوق آن
پہناں نشاط و رزد و پیدا شود ہلاک
[۱۲]

مکوم تا باشد غز غالب
چہ غم گرہست اشعار من اندک

نہ ہے نیاز ہو ہم جیسے پختہ کاروں سے
کہ ابتدا ہے تری اور یہاں نصاب شوق
[۱۱]

ہے مرد وہ جو فرط حمما سے ہو ہلاک
یا تشنگی میں ساحلِ دریا سے ہو ہلاک

اس گرم رو کے عزم پہ قربان جاؤں جو
لکڑی تلاشِ منزلِ عتقا سے ہو ہلاک

نامرد ہے جو سوتھے تمازت میں نخل
اور مرد وہ ہے جو صحرایہ سے ہو ہلاک

طالب کو غم سے ملتی ہے اک لذتِ نہاں
ظاہر میں گو وہ شدتِ ایذا سے ہو ہلاک
[۱۲]

نہ کہیہ جز کلامِ غز غالب
بلا سے ہوں ترے اشعار تھوڑے

Do not be proud; accept the truths I teach you
I have loved to the end: you are beginning



He is a man who goes to meet the onrush of desires, and dies
Who emulates the thirsty man who wades into the stream and dies

I die with joy when I behold the glory of the traveller
Who journeys on and on in hope to find the anqa's nest, and dies

No man is he whom cool restoratives bring back to consciousness
He is a man who goes into the scorching desert wind, and dies

Grief brings a special happiness, and he who seeks it eagerly
Experiences a joy, unseen by those who watch him as he dies



I speak to tell you something worth your hearing
What of it if my verses are but few?

a Like Majnun and Farhad, respectively But my regard for the things that I shall injure if I
act as they did holds me back

کاش پائے فلک از سیر بماندے غالب
روزگارے کہ تلف گشت چراگشت تلف



تا دل بدینا دلوہ ام در کنگش افتادہ ام
اندوہ فرمت یک طرف ذوق تماشا یک طرف

ای بستہ در بزم اثر بدعات ہو شمع کمر
مطرب بالان یک طرف 'ساتی' بہ صبا یک طرف

با دیدہ و دل از دو سو ماندہ بہ بحر غم فرو
اندوہ پنہاں یک طرف 'آشوب' پیدا یک طرف



غلط کند رہ و آید بہ گلہ ام ناگاہ
ضم فریب بود شیوہ بدلت شوق

متاع کاسد اہل ہوس بہم بر زن
کنون کہ خود شدہ شے دلالت شوق

غالب نہ غصیری گردش افلاک دو گھڑی
دن زندگی کے جوہر سا میں ہوئے تلف



دل دے کے دنیا کو ہوا کس کنگش میں جلا
اندوہ فرمت اک طرف 'ذوقی' تماشا اک طرف

کیسی بھی بزم اثر 'باندھے' ہیں عارت پہ کمر
مطرب بہ بالان اک طرف 'ساتی' بہ صبا اک طرف

دل میں جھوم درد و غم 'سیلاب' گریہ آنکھ میں
اندوہ پنہاں اک طرف 'آشوب' پیدا اک طرف



وہ راہ بھول کے ناگاہ میرے گھر آیا
ضم فریب ہے کیا شیوہ بدلت شوق

متاع کا سب اہل ہوس کو برہم کر
ہوا ہے خود ہی جو تو شے دلالت شوق

Would that the sky had tired of turning, Ghalib; all my days
Are past and gone to no effect. Why are they passed and gone?



I turned my gaze upon the world; now I am helpless, struggling
Grief that I have so little time; longing to gaze on everything

You enter into beauty's hall. Make up your mind: good sense is gone
Here is the saki pouring wine; there is the minstrel's lilting song

Here are my eyes, there is my heart - my misery finds no relief
This holds a hidden suffering: those shed the tears of open grief



She lost her way, and found herself at my cell a
Love's guidance had the power to deceive her

Take and destroy false lovers' debased coinage b
Now you are governor of love's dominion

a My love drew her involuntarily to my house, which is like a hermit's cell, without her even being aware that this was happening

b Now you know what true love is, act accordingly

شادم کہ بر انکار من شیخ و بر ہمن گشتہ جمع
کز اختلاف کفر و دین خود خاطر من گشتہ جمع

ہے ہے چہ خوش باشد بے آتش پہنشا و مرغ وے
از بذلہ سخاں چند کس در یک نشین گشتہ جمع

صبح ست و گوناگون اثر غالب چہ غمی بے خبر
نیکان مسجد رفتہ در دنداں پہ گشتن گشتہ جمع



رفتار گرم و سوزناں حیزم پردہ اند
از خویشتن بہ کوہ و بیاباں خورم در لغی



رنگ و بو بود ترا برگ و نوا بود مرا
رنگ و بو گشت کن برگ و نوا گشت تلف

بال و پر شاید و مہرم کہ درین ہر گراں
تاب و طاقت بہ خم دامن بلا گشت تلف

خوش ہوں مری کھذب پر ہیں جمع شیخ و بر ہمن
اور کفر و دین کے شور سے ماسون دل کی انجمن

ہو آگ روشن مرغ وے وافر ہوں کیا اچھا لگے
اور بذلہ . نیکوں سے بچے سرماییں الکی انجمن

غالب نہ سویوں بے خبر چل دیکھ صبح کا اثر
نیکوں سے مسجد ہے بھری دنداں سے پر گئی جن



رفتار مہری گرم ہے اور تیشہ سخت حیز
آئے نہ ٹھک کوہ و بیاباں پہ کیوں ترس



تجھ پر بہار حسن حتیٰ مجھ پر بہار شوق
سب حسن و شوق دور قضا میں ہوئے تلف

طاقت ہو بال و پر میں تو لے کر اڑوں قفس
جذب و جنون دامن بلا میں ہوئے تلف

What joy! Since I reject them both, Brahmin and shaikh
are now at one

Belief and unbelief unite - and this has brought me peace of mind

Alas! How happy I would be in winter, sitting by the fire
With wine and meat and witty friends gathered together in one place

Morning has come with all its charm.

Ghalib, awake from heedless sleep!

The good have gathered in the mosque,
the revellers among the flowers



They made me swift of gait and put a sharp pick in my hands
My power makes me take pity on the mountain and the waste



Colour and fragrance graced you once, and I had all I needed
Your colour and your fragrance faded; all I had is gone

I need the power of wings, and in these heavy bonds I die
Fast in the snare of suffering, my power and strength are gone

a Since I reject the formalised religion of both mosque and temple, shaikh and Brahmin are united in their hostility to me. That is good! The 'religions' they represent are equally bad, just as the Muslim who truly loves his God and the 'infidel' who truly loves his are equally good

b Whatever role you have decided upon in life - rouse yourself, and perform it

دورانِ چہ منِ نخواستہ ز احتیاط چہ سود
بدانچہ دوست نخواستہ ز اختیار چہ حظ

چشمیں کہ غلبہ بلند ست و سنگ تا پیدا
زمیہ تا نہ قند خود ز شاخسار چہ حظ

بہ ہر زحمتِ فرزند و زن چہ ی کشم
ازین نخواستہ غمہای ناگوار چہ حظ

تو آئی آنکہ نشانی بجای رضوانم
مرا کہ محو خیالم ز کاروبار چہ حظ



دلہای مردہ را بہ نشاطِ نفس چہ کار
گلہای چیدہ را ز نسیمِ سحر چہ حظ

تا فتنہ در نظر نہ نمی از نظر چہ سود
تا دشنہ بر جگر نخوری از جگر چہ حظ

جو اپنے بس میں نہ ہو کیسی احتیاط اس سے
ہو جس پہ دوست نہ مائل اس اختیار سے کیا

بلند غل ہے اور سنگ آس پاس نہیں
گرے گلہ میوہ بھلا لوبچ شاخسار سے کیا

امیر زحمتِ فرزند و زن نہ کر یارب
ٹلے گا رند کو غمہائے ناگوار سے کیا

تو وہ کہ منصبِ رضوان ہی سوچ دے مجھ کو
مجھے کہ گم ہوں خیالوں میں کاروبار سے کیا



جو مردہ دل ہیں ان کو نشاطِ نفس کہاں
ٹوٹے ہوئے گلوں کو نسیمِ سحر سے کیا

جو فتنہ نظر سے بچے وہ نظر کہاں
جب تک جگر نہ چاک ہو حاصلِ جگر سے کیا

Why go with care about a task I can't perform? a
I can; she doesn't want me to . So where's the joy?

The tree is high, and I can't find a stone to throw b
Until the fruit falls at my feet, then where's the joy?

Fettered to wife and children, You are killing me c
I didn't ask to have them; and so where's the joy?

You have the power to set me up in Rizvan's place d
I'm lost in dreams; I don't want work. So where's the joy?



How can dead hearts feel a delight in living, breathing life?
How can plucked flowers feel the joy the breeze of morning brings?

Unless your eyes see turmoil what use are your eyes to you?
Unless the dagger pierce your heart, what joy can your heart feel?

- a. If she doesn't want me to do it, I can't do it.
- b. A stone to throw at the fruit and bring it down.
- c. For Ghalib's attitude to his wife and children, see *Ghalib: Life and Letters*. He fulfilled all his obligations to them, but often felt that they were an encumbrance he could well have done without.
- d. The fact that Rizvan is the guardian of Paradise doesn't alter the fact that he is a servant with a task to perform. I don't want to be anyone's servant.

دل نہادوں پہ پیغام تو خطا بود خطا
کام جستن ز لبان تو غلط بود غلط

ابن مسلم کہ لب پہ گوی داری
خاطر پہ جان تو غلط بود غلط



مرا کہ بادہ عدارم ز روزگار چه خطا
ترا کہ هست و نیاشای از بہار چه خطا

خوشت کوثر و پاکست بادہ کہ دروست
ازان رحمت مقدس درین خدا چه خطا

چمن ہے از گل و نسرين و دلربائی نے
بدشعبہ فتنہ ازین گرد بے سوار چه خطا

بدوقت بے خبر از دور در آمدن محوم
بوعده ام چه نیاز و انتظار چه خطا

تیرے پیغام پہ اسید خطا سخت خطا
گفتہ برگ لبان صرف غلط محض غلط

اس لب پہ گو پر ہے تجھے سب کی خبر
خاطر پہ جان صرف غلط محض غلط



طے نہ مے تو مجھے لعل روزگار سے کیا
ہو بادہ اور نہ پئے تو تجھے بہار سے کیا

ہے خوب کوثر اور اس کی شراب اے واعظ
مئے طہور سے لیکن مرے خدا کو کیا

چمن ہے پُر گل و نسرين سے دلربا بنیاد
ہو دشعبہ فتنہ میں اس گرد بے سوار سے کیا

ہوں محو آہ نامہ کہ ذوق میں ایسا
کہ مجھ کو مژدہ ایفائے صبر یار سے کیا

To trust your promise was mistaken. Yes, that was mistaken
To hope for kisses from your lips was wrong. Yes, that was wrong

All know you have a tongue that does not speak. But have you also a
A heart that does not know? No, that is wrong. Yes, that is wrong



I live my life, but can't get wine. So where's the joy?
You can, but you don't drink. It's spring. But where's the joy?

Kausar is fine, and so's the wine that flows in it
The holy wine is there. I'm here. So where's the joy?

The garden blooms; there's no one there to steal your heart b
The swirling dust heralds no rider. Where's the joy?

Lost in desire to see her coming through the door - c
Promises? Nothing! Waiting? Nothing! Where's the joy?

- a. You know in your heart that I love you. That is enough for me. Whether you say that you know it, and whether you respond to my love, does not matter.
- b. Life without a beloved is pointless. She (or God, or it) alone gives you the capacity to enjoy life's beauty to the full. And she (He, it) alone, like a brigand who plunders all your wealth, destroys your attachment to material things, and provides the joy of life. Rising dust in the desert could have signalled the approach of a fast-riding brigand.
- c. The desire to see her is an all-sufficient source of joy.

سرمایہ خرد بجنون وہ کہ این کریم
یک سود را ہزار زیان میدہد عوض

سرمایہ دل نے عشق میں رہن کو دے دیا
اندازہ خسارہ و سود اب نہیں رہا

نازیم بدست سبھ شہر یکہ عاقبت
شوقش کعبہ پیالہ ستان میدہد عوض

تسلیج کے شہر سے خوش ہوں کہ آخرش
پایا ہے میں نے اک کعبہ پیالہ ستان عوض

پاداش ہر وفا بجائے دگر کند
غالب ہیں کہ دوست چہاں میدہد عوض

غالب ہر اک وفا کے صلے میں جفا بھی
دیتا ہے کس کمال سے وہ سرہاں عوض



لب بر لب تمامان و چاں داون آرزوست
در عرض شوق حسنِ لوا بودہ است شرط

”لب تھرے لب پہ ہوں تو نکل جائے جاں میری“
اس عرض اشتیاق میں حسنِ لوا ہے شرط

تا گزرم ز کعبہ چہ ظہم کہ خود ز دیو
رفتن بہ کعبہ روٹھا بودہ است شرط

کعبے سے میں نہ گزروں تو کیا آئے گا نظر
کعبے کی سمت مڑ کے مگر دیکھنا ہے شرط

Pay frenzy all your stock of wisdom, for that generous one
For every gain you pay it pays you loss a thousand fold

Hail to the hand that counts the prayer-beads! For the day
may come
When love gives it instead a grasp that closes on the cup

Now cruelty rewards your every act of love for her
Sec. Ghalib, what she gives in recompense for all you give



To put my lips to yours and die - this is my whole desire
To tell one's love, the telling must possess a certain charm

Unless I pass the Kaba, I see nothing. I set out
To journey from the temple looking backwards all the way

- a. Wisdom, gain, loss - i.e. what the conventional world regards as such, but what the lover knows in fact to be the exact opposite of all these things.
- b. Value commitment. The man who can commit himself, even though it be to false ideals, may one day learn to transfer the commitment to true ones.
- c. The charm of novelty. No one has yet managed to attain to this way of telling his love.
- d. Neither the temple nor the Kaba is the end of man's spiritual search. Both are stages on an unending journey. But it is a journey on which you must never lose sight of what you have learned at every stage of it.

در عشق انبساط چہلایں نمیرسد
چون گرد باد خاک شو و در ہوا برقص

ملتی ہے جن کو راحت بے پایاں عشق میں
کرتے ہیں خاک ہو کے وہ لڑائی مہا پہ رقص

فرسودہ رسمائے عزیزاں فرد گذار
در شور نوحہ خوان و بہ بزم عزا برقص

فرسودہ رسم چھوڑ کے کرتے ہیں لہلہ دل
بیش و طرب پہ نوحہ تو آہ و بکا پہ رقص

چوں عیشم صالحان و ولایت منافقان
در ہنس خود مباش و لے بر ملا برقص

زہد و غلاق دونوں انا کے اسیر ہیں
گر ہر نفس توڑ کے دل کی صدا پہ رقص

از سوغتن الم زہقتن طرب مجوی
پسودہ در کنارہ سموم و صبا برقص

جلنے سے کوئی رنج نہ کھلنے سے کچھ خوشی
سر سر پہ وجد کیجئے باو صبا پہ رقص

عالم بدین نشاط کہ دہستہ کہ ای
برخونین بہال و بہ ہر بلا برقص

داہستہ ہے کسی سے تو عالم نشاط میں
کہ باز اپنی ذات پہ 'ہر بلا پہ رقص

In love you have not yet attained the limit of delight a
Be like the whirlwind's dust and rise into the air, and dance

Abandon all the outworn norms so dear to our good friends b
When they are celebrating, wail; when they are mourning, dance

The good are 'angry'. Hypocrites 'love' you. Don't be like them
Don't hide within yourself. Come out into the open. Dance!

Don't look for grief in burning or for joy in flowering
In the hot wind's embrace, and with the breeze of morning, dance!

Ghalib, rejoice that there is one in whose bonds you are tied
Flourish; welcome distress; and in the ties of bondage, dance

a Only if you reduce yourself to dust, that is, humble yourself completely before the object of your love, can you hope to experience love's full ecstasy.

b,c Don't live by convention. Establish your own values and live by them, and never mind if the conventional are shocked. The self-consciously good express an anger, and the hypocrites, love, which they don't really feel. Don't be like them, *show* what you really are, and rejoice in doing so.

چون کس ہل پہ سیل بذوقِ بلا برقص
جا را نگاہ وار و ہم از خود جدا برقص

کر کس ہل کی طرح سے سیلِ بلا پہ رقص
اپنی جگہ پہ رہ کے کسی اور جا پہ رقص

نہد وفایِ عہد دے خوش غنیمت ست
از شاہداں بتاؤں عہدِ وفا برقص

کیا خواہشِ وفا کہ غنیمت ہے ایک ہل
کر اتفاقی شلو شیریں ادا پہ رقص

ذوقِ است جستجو چہ زنی دم ز قطعِ راہ
رقدہ گم کن و ہمدایِ درا برقص

ذوقِ سفر میں ہم ہوئے منزل سے بے نیاز
رقدہ چھوڑ کرتے ہیں باگِ درا پہ رقص

سر سبز بودہ و چمن ہا جمیدہ ایم
ای شعلہ در گدازِ خس و خارِ ما برقص

سر سبز تھے تو سبز چمن میں رہے دھام
اب شعلہ کر رہا ہے ہادیِ فنا پہ رقص

ہم بر نوائی چند طریقِ سماع کبر
ہم در ہوائے جنبشِ بالِ تا برقص

حاصل نوائے چند سے ہو لذتِ سماع
کر انبساطِ جنبشِ بالِ تا پہ رقص

Joy in the raging flood and, like the bridge's image, dance
Know where you are, but move beyond the bounds of self,
and dance

She will not keep her word - treasure the moment that she gives it
When lovely women pledge their word, rejoice in it, and dance

Delight in moving on. Why think about your destination? b
Don't measure progress; hear the summons of the bell, and dance

Once we were young and flourished like the flowers in the gardens
Come, flames; now we are straw and thorns, devour us, and dance

The owl's cry too is music; hear, and dance in ecstasy
 Hope too to see the movement of the *huma's* wings, and dance

- a The bridge stands firm, and so must you. But it rejoices in the force of the river in flood and in its power to change all around it, and can see itself apart from itself, with its joy expressed in its reflection that dances on the surface of the swirling water. You too must develop the same power.
- b 'The bell' - the bell that signals that the caravan is about to move off. As in many other verses, Ghalib is saying that one should know that there is no final goal to man's spiritual and intellectual journey and that the man who would develop his potentialities to the full must always journey on.
- c Our usefulness does not end when our youthful vigour ends. Even at the last there is something we can do to help forward the beauty and the movement of life.
- d The owl, which haunts places, is a bird of ill omen and here stands for all the distressing experiences of life, while the legendary *hums* typifies the highest good fortune that a man can hope to attain. Ghalib says, 'Welcome and rejoice in *all* human experience.

ہرچہ از جان کاست در مستی بہ سود افزود مش
ہرچہ با من ماند از ہستی زیاں نامید مش

تاز من گہست عمرے 'خوشدلش چہ داحتم
چو بہ من بیست لختے' بدگماں نامید مش

او بہ فکر کشتن من بود 'آہ از من کہ من
لاابالی خواند مش' نامرہاں نامید مش

تا نیم بروے سپاس خدے از خونہن
بود صاحب خانہ لا بیسماں نامید مش

در سلوک از ہرچہ پیش آمد مژہن داحتم
کعبہ دیدم نقش پائے رہرواں نامید مش

بر امید شیعہ صبر آزمائی زحتم
تو بریدی از من و من امتحاں نامید مش

عمر جو مستی میں گزری اس کو چانا میں نے سود
ہوش میں جتنی کئی اس کو زیاں کہتا تھا میں

مہرباں سمجھا کیا جب تک رہا وہ مجھ سے دور
اور قریب آیا تو اس کو بدگماں کہتا تھا میں

گمات میں تھا قتل کی وہ اور اسے کبھے بغیر
لاابالی بے خبر' نامرہاں کہتا تھا میں

اپنی خدمت کا فقط احساں جتانے کے لئے
تھا وہ صاحب خانہ لیکن بیسماں کہتا تھا میں

چھوڑ پیچھے راہ حق میں جو نظر آیا بدعا
کبھے کو اک نقش پائے رہرواں کہتا تھا میں

شیعہ صبر آزمائی کے سہارے میں جیا
تو ہوا مجھ سے الگ تو امتحاں کہتا تھا میں

All that I lost in ecstasy accrued to me as gain
All that remained of consciousness I designated loss

For years she held aloof from me: I said, She favours me
She came close for a while. I said, She has her doubts of me

She was intent on slaying me. Alas for me, that I
Declared she was indifferent, said that she was unkind

To make her feel obliged to me for all I did for her
She was my host, and yet I told myself, She is my guest

I journeyed on beyond each stage I set myself to cover
I saw the Kaba as the tracks of those who had gone on

My hopes told me, She likes to try my powers of endurance
You severed all our ties: I said, She is just testing me

دود سودائے حقیق بست آسماں نامید مش
دیدہ بر خواب پریشاں زد جہاں نامید مش

وہم خاکے ریخت در چشمم، بیاباں دید مش
قطرۂ بگداشت، بحر بیکراں نامید مش

ہاو دامن زد بر آتش، نو بہاراں خواند مش
دارغ گشت آن شعلہ از مستی غزاں نامید مش

قطرۂ خونے گرہ گردید، دل دانستش
سوج زہرابے پہ طوقاں زد زہاں نامید مش

غریم ناساز کار آمد، وطن فہید مش
کرد تنگی حلقہ دامن آشیاں نامید مش

بود در پہلو پہ چلینے کہ دل ی گفتش
رفت از شوخی بہ آئینے کہ جاں نامید مش

دود کا پردہ تھا جس کو آسماں کہتا تھا میں
اور اک خواب پریشاں کو جہاں کہتا تھا میں

ایک مٹی خاک تھی میرا جسے سمجھا کیا
اور اک قطرے کو بحر بیکراں کہتا تھا میں

آگ بھڑکی جب ہوا سے میں یہ سمجھا ہے بہار
دارغ جب شعلے ہوئے ان کو غزاں کہتا تھا میں

قطرۂ خوں کی گرہ تھی جس کو دل جانا کیا
سوج تھی زہراب کی جس کو زہاں کہتا تھا میں

جب نہ غربت راں آئی میں اسے سمجھا وطن
تنگ ہوا جب حلقہ دامن آشیاں کہتا تھا میں

تھا وہ جب چلین سے پہلو میں دل سمجھا اسے
اور شوخی سے ہوا رخصت تو جاں کہتا تھا میں

My hot sighs raised a canopy: I said, This is the sky
My eyes beheld a troubled dream: I said, This is the world

My fancies threw dust in my eyes: I said, This is the desert
The drop of water spread: I said, This is the boundless sea

I saw flames leaping in the wind: I cried out, Spring is coming
They danced themselves to ashes, and I said, Autumn has come

The drop of blood became a clot: I knew it as my heart
A wave of bitter water rolled: I said, This my speech

In exile I felt lost: I said, This country is my country
I felt the snare's noose tightening: I said, This is my nest

She sat in pride close to my side: I said, She is my heart
Capriciously she rose and left: I said, There goes my soul

The general tenour of the ghazal is, 'I accept every experience and turn it into something positive.'

خائفہ از روش زہد و درخ قلزم نور
بزمگاہ از اثر بوسہ دے چشمہ نوش

شاہو بزم درآں کہ خلوت گہ لوست
نقشہ بر خولیش و بر آفاق کشودہ آغوش

بہو خورشید کزد ذرہ درخشاں گردو
خردہ ساقی مئے و گردیدہ جہانے مدہوش

رنگہا جتہ ز ہیرنگی و دیدن نہ بہ چشم
راز ہا گفتہ خاموشی و شنیدن نہ بگوش

قطرہ ہر پختہ از طرف خم و رنگ ہزار
یک خم رنگ و سرش بستہ و پیوستہ بہ جوش

ہمہ محسوس بود ایزد و عالم معقول
غالب این دہزمہ گواز نخواہد خاموش

خائفہ ایسی کہ تھی زہد و درخ سے پر نور
بزم کہ وہ کہ سے و بوسہ سے تھی چشمہ نوش

شاہو بزم نے اس بزم گہ خلوت میں
اپنے انداز کا آفاق پہ کھولا آغوش

مثل خورشید کے جو ذروں کو روشن کر دے
پی کہ ساقی نے کیا سارے جہاں کو مدہوش

آکھ دیکھے نہ جسے رنگ وہ ہیرنگی کے
راز خاموشی کے ایسے کہ سن پائے نہ گوش

کوئی قطرہ نہ گرے خم سے مگر رنگ ہزار
ایک سر بستہ خم رنگ تھا پیوستہ بجوش

ذات ایزد ہمہ محسوس ہے عالم معقول
نقد یہ صوت سے بیگانہ ہے 'غالب خاموش

A hermitage all radiance, whence abstinence was banished
A hall all sweet spring water, full of kisses, full of wine

That hall the secret dwelling place of her who gave it beauty
Who welcomes turmoil, looks up to the sky with open arms

A sun, imparting radiance to every glittering atom
A saki drunk with wine, intoxicating all the world

Colours sprung from transparency, such that no eye can see them
Secrets that only silence speaks, such as no ear can hear

No drop falls from the vat that holds a thousand colours in it
One vat all filled with surging colours, mouth securely sealed

God can be felt entire; the mind can comprehend the world
Ghalib be silent now. This is a song no voice can sing

ایں نشید است کہ طاعت مکن و زہد موز
این نہیب است کہ رسوا مشو و بارہ منوش

”طاعت و زہد ضروری نہیں“ مراد یہ ہے
ہے یہ تنبیہ ”نہ رسوا ہو“ نہ مے سے مدهوش“

حاصل آنت لڑیں جملہ نبودن کہ مہاش
ما نہ افسانہ سرا نیم و تو افسانہ نبوش

حاصل ان جملہ نواہی کا فقط اپنی فنا
ہم نہ افسانہ سرا ہیں نہ تو افسانہ نبوش

مکہ بودے کلم از مزد عبادت خالی
چو دلم گشت توانگر بہ رہ آورد سروش

میں کہ تھا مزد عبادت سے مرا ہاتھ حتی
حوصلہ جب ہوا کچھ کن کے نواہائے سروش

گفتم از رنگ بہ ہیرنگی اگر آرام روی
رہ دگر چوں سپرم گفت ز خود دیدہ پوش

میں نے پوچھا کہ سفر رنگ سے بے رنگی کا
کیسے ہو ملے تو کما اپنے سے ہو جا رو پوش

جسم از جائے دلے ہوش و خرد پیشا پیش
رفتم از خویش دلے علم و عمل دوشادوش

کن کے یہ اٹھا مگر ہوش و خرد ساتھ لئے
گرچہ میں خود سے گیا علم و عمل تھے ہمدوش

تا بہ بزمے کہ یک وقت در آنجا دیدم
بارہ جیہودن امروز و بہ خوں خفتن دوش

پہنچا اس بزم میں اک ساتھ نظر آئی جہاں
بارہ بیانی امروز بہ خونبار دوش

The song, 'Do not obey the law, and do not live austere-ly'
The warning voice, 'Do not disgrace yourself. Do not drink wine'

All these 'Do not's' amount to only this, 'Forego your being
We have no tale to tell you, you no tale to listen to.'

I, empty-handed (for I had not earned the wage of worship)
Said (heart rich with the wealth bestowed on me from the unseen)

'How shall I turn my face from colour to transparency?
Where must I go?' The voice said, 'Hide yourself from your own gaze.'

I leapt up, but with wit and wisdom going on before me
I left myself, but knowledge, action, kept me company

I came to an assembly where I saw, both in one moment
Today's wine being poured, the blood-drenched sleep of yesterday

دو شم آہنگِ عشا بود کہ آمد در گوش
نالہ از تارِ ردائے کہ مرا بود پہ دوش

رات ہنگامِ عشا آئی یہ آوازِ مگوش
مجھ سے گویا ہوئی اس طرح ردائے پردوش

کایِ خسِ شعلہ آوازِ سوؤن زناد
از پے گرمی ہنگامہ منہ دل پہ خردش

اے خسِ شعلہ آوازِ سوؤن، ہشیار
کس لئے گرمی ہنگامہ میں یہ جوش و خروش

نکلیہ بر عالم و عابد نتواں کرد کہ ہست
آں یکے دہدہ گواہی دگرے دہدہ کوش

کیوں بھلا عالم و عابد سے عقیدت تجھ کو
یہ ہے اک دہدہ گو، وہ ہے فقط دہدہ کوش

نہست جز حرفِ دواں فرقتہ اندرزِ سرائے
نہست جز رنگِ دریں طائفۂ لزلۂ پوش

صرف الفاظ کا جادو ہے متاعِ واعظ
رنگ کا نکیل ہے یہ طائفۂ لزلۂ پوش

جادو بگوار و پریشاں رو و در راہِ روی
پہ فریبِ مئے و معشوق مشو رہزنِ ہوش

یہ ذکرِ چھوڑ کے آزادی سے چل اپنی راہ
اور فریبِ مئے و معشوق کو نہ کر رہزنِ ہوش

بوسہ گر خود بود آساں، مہر از شاہد مست
بادہ گر خود بود ارزاں، نخر از بادہ فردش

بوسہ آساں ہو تو مت چوم لبِ شاہد مست
بادہ ارزاں ہو تو مت دیکھ سوئے بادہ فردش

Last night when I prepared to pray there came into my ears
A warning spoken from the cloak I wore upon my back

'You, a mere straw burnt in the fire of the muezzin's voice
Pause! Do not give your eager heart to these activities

You cannot put your trust in scholars or in worshippers
One vainly prattles on, the other labours vainly on

Words, words are all the stock in trade of this censorious tribe
Mere colour are the ways of those who wear the dark blue cloak

So leave the highway, roam the wastes, and as you journey on
Shun all the hidden snares of wine and love; remain aware

Rapt beauty offers easy kisses? Mind you do not take them
Wine-sellers offer their wine cheap? Then do not buy from them

This poem of 18 couplets (88-92) is a connected whole and is a sort of manifesto of Ghali's beliefs. The full meaning of some of the couplets is not entirely clear, but taken as a whole, it is forceful and unambiguous. The first four couplets stress the inadequacy, if not the actual harmfulness, of looking to theology or the conventional religious life for an adequate code of living.

The remaining couplets say, in effect, Turn your back on orthodox religion. Forget yourself completely, but use all your resources to assimilate what is valuable in every deep experience, neither giving yourself up to the easy, thoughtless enjoyment of love and wine nor rejecting what is to be learnt from those who sincerely, and not hypocritically, obey the letter of the religious law. There is a creative power at work in the universe which will help you to reach a stage when all significant human experience, both of pleasure and of pain, appears to you, not in different hues, but as a single clear, transparent reality - a reality which you can assimilate within yourself, but which cannot be described in words.

کاشانہ نشیں عشوہ گرے راچہ کند کس
بے فتنہ سر رہ گزرتے راچہ کند کس

در ہدیہ دل و جان بھد ابرام پذیرد
مفت نہ سرمایہ برے راچہ کند کس

آں نیست کہ صحرائے سخن جاوہ ندارد
واژوں روشی کج گھرے راچہ کند کس

غالب بہ جہاں بادشاہاں از بچے دادند
فرمان دو بیداد گرے راچہ کند کس



آرائش زمانہ ز بیداد کردہ اند
ہر خوں کہ ریخت غارۂ روئے زمین شناس



یارب بہ زاہدوں چہ دی غلدہ رایگان
جوہر تھان ندیدہ د دل خون نکرده کس

ہے عشوہ گر خانہ نشیں پردے میں مستور
بے فتنہ کئے راہ تو پھر کوئی کرے کیا

دل بچین کے احسان دھرے طرفہ ستم ہے
ہو ایسے سے گر چاہ تو پھر کوئی کرے کیا

رستے بہت اظہار کے پر کوئی سنو
الٹی ہی چلے رلو' تو پھر کوئی کرے کیا

غالب بچے انصاف ہی ہوتے ہیں سلاطین
عالم ہو اگر شاہ تو پھر کوئی کرے کیا



آرائش زمانہ ستم پر ہے منحصر
ہر سوچ خوں کو غارۂ روئے زمین سمجھ



دے زاہدوں کو غلدہ نہ یارب وہ کم نصیب
جوہر تھان سے دل کو کبھی خوں نہ کر سکے

What can you do with one who hides herself in her own home?

a

What can you do with loves in which nothing is happening?

She takes your heart and soul when you insist on giving it

What can you do then, when she thinks you are in debt to her?

It is not true you cannot find the pathway through the waste

What can you do with those who turn away and will not see?

Ghalib, the task of kings is to ensure that justice rules

What can you do with one whose rule ensures the opposite?



He made injustice serve the need of men's desire for beauty

b

Shed blood that it might be the rouge adorning the world's face



O God, why waste the gift of paradise upon the pious?

They never felt love's cruelty. *Their* hearts were never crushed

- a. Beauty exists to inspire love and turmoil in the world. A love to which nothing is happening means one in which the beloved never appears.

- b. The blood of the martyrs adorns the pages of history.

غالب کہ بتائیں بادِ مہمائی تو گر تابد
بارے غزلے فردے زانِ موہنہ پوش آور

برقے کہ جاننا سوختے دل از جفا سردش ہیں
شوشے کہ خونِ رنجے دست از حنا پاکش نگر

آں کو بہ خلوت باخدا ہرگز نہ کردے انتہا
تالاں بہ پیشِ ہر کسے از جوہِ افلاکش نگر

آں سینہ کز چشمِ جہاں مانند جاں بودے نہاں
ایک بہ پیراہنِ عیاں از روزنِ چاکش نگر

با خوبیِ چشم و دلش با گرمیِ آب و گلش
چشمِ گھر بادش میں آبِ شررِ ناکش نگر

خواند بہ امید اثرِ اشعارِ غالب ہر سحر
از کتبِ چینی در گذرِ فرہنگ و اوراکش نگر

وہ تیرے ساتھ آنے پہ راضی نہ ہو اگر
اک شعرِ غزلِ غالبِ موہنہ پوش لا

اں برقیِ عالمِ سوز کا دل لبِ جفا سے سرد ہے
وہ ہاتھ جو خونریز تھا بالکل حنا سے پاک ہے

جس نے خدا سے بھی نہ کی خلوت میں کوئی اشتبا
لبِ اس کے ہونٹوں پر سدا کیوں لکھو افلاک ہے

وہ سینہ جو مانند جاں تھا چشمِ عالم سے نہاں
لبِ صاف آتا ہے نظرِ پیراہنِ اس کا چاک ہے

دیکھو تو حسنِ چشم و دل دیکھو تو سوزِ آب و گل
کیا آنکھ کو ہر بار ہے 'کیا آہِ آتشناک ہے

پڑھنا بہ امید اثرِ اشعارِ غالب ہر سحر
کیا بات ہے اس شرح کی 'کیا فہم 'کیا اوراک ہے

If Ghalib, God grant him long life, cannot himself come with you
Bring me at least a ghazal or a verse he has composed



That lightning, that burnt lovers' hearts is cold; her heart is wounded a
Those hands, once red with blood, lack even henna's redness now

She who in solitude would not ask even God to hear her b
Goes now to everyone to tell the harshness of her fate

That breast, once hidden from men's eyes as life hides in the body
Shines now through tattered garments she has rent in love's despair

Her eyes still shine, she burns still with the fire that is her nature c
Her weeping eyes shed pearls, and fire is in the sighs she breathes

Each day, in hope to move him, she reads Ghalib's verses to him d
Do not find fault with her: just see what wisdom she displays!

This whole ghazal portrays a beloved who has now herself fallen in love, and experiences for the first time the kind of pain which she herself has been accustomed to inflict.

a Women stain their hands with henna when there are joyful occasions (such as weddings) to celebrate.

b She was once so proud and self-sufficient that she felt she needed nothing, even from God

c The brightness of her eyes once struck her lovers down, now their brightness comes from the tears in them. Her fire was once that of power and anger, now it comes from a heart burning with anguish

d When Ghalib's verses were addressed to her, she dismissed them. Now she realises how powerful they are and uses them in the hope that they will move her beloved as they never moved her!

ہاں ہدم فرزند دانی رو دیرک
شمعے کہ شواہد شد از باد خموش آور

شورابہ ایس ولوی 'تخلص' اگر راوی
از شر پہ سوئے من سر چشمہ نوش آور

وانم کہ زرے داری' ہر چاگزرے داری
سے مگر 'عہد سلطان' از بادہ فروش آور

مگر مغ پہ کدوریند' برکف نہ و راہی شو
درشہ پہ سیو 'تخلص' بردار و بدوش آور

ریحان و مد از مینا رامش چکد از قفل
آن در رہ چشم اقلن' این از پنے گوش آور

گاہے پہ سبک دستی از بادہ ز خویشم بر
گاہے پہ یہ مستی از نغمہ ہوش آور

ظلمت کدے کے واسطے' ایک ایسی شمع دوست
باد صبا نہ کر سکے جس کو خموش لا

شورابہ میری راوی کا ہے تلخ کس قدر
کر ہو سکے تو شر سے اک جوئے نوش لا

دولت تجھے نصیب' رسائی بھی ہر جگہ
مگر شاہ دے نہ بادہ غم سے فروش لا

مغ سے لے کدو میں تو لے اپنے ہاتھ میں
لور شاہ دے سیو میں تو اس کو بدوش لا

کل بار ہے جو مینا تو قفل نوا طراز
جنت نگاہ کی معہ فردوس گوش لا

دور شراب ناب سے بدست کر بھی
نغمہ سنا کے پھر مرے گم گشتہ ہوش لا

Yes, my wise friend, you know the road that takes you to the desert a
Bring me the candle that the desert wind cannot put out

The water of this vale is salt and bitter: show your bounty b
Go to the town and bring me the sweet water that flows there

I know that you have gold, that you have access to high places
If the king will not give me wine, go buy it from the shop

The wine shop gives it in a gourd? Then take it and get going
The king bestows a jar of it? Then hoist it on your back

Sweet basil springs from the green flask; the wine sings c
as you pour it
Let your eyes feast on it, listen intently to its song

Ply me assiduously with wine, that I may lose awareness
Play music to me, that I may return to consciousness

All seven couplets are to be taken together. Someone - not Ghalib (as the last couplet shows) - is asking a friend to bring the wine, and (in the last couplet) the poetry that makes life worth living, and not to stint whatever effort it may cost to supply these things

- a 'the desert' - i.e. my ruined home 'the candle' - wine, which, like the candle, gives brightness and warmth
- b 'Sweet water' . The original can also mean 1) an antidote to poison, and 2) the water of life.
- c Sweet basil, which is fragrant as well as beautiful.

چہ دید جان من از چشم پُر خدا، بجوی
چہ رفت بر سرم از زلف پُر شکن، یاد آر

۱۱۱

وہ میری جاں پہ تری چشم پُر خدا کا ظلم
ستم جو اذہائی رہی زلف پُر شکن کر یاد

۱۱۲

اے دل از شکن امید نشانے بمن آر
نیست گر تازہ گلے، برگ خزانے بمن آر

شکن شوق کا کوئی تو نشان دے مجھ کو
گل تازہ نہ سہی، برگ خزاں دے مجھ کو

ہدم روز گدائی، سبک از جا بر خیز
جاں گرو، جامہ گرو، رطل گرانے بمن آر

ہدم روز گدائی نہ ملے مگر کچھ بھی
بچ کر جامہ و جاں، رطل گراں دے مجھ کو

یا رب این مایہ وجود از عدم آوردہ تست
بوسہ چند ہم از بچ وہاںے بمن آر

ہے مری مستی معدوم عدم کی شایق
چند بوسوں کے لئے بچ وہاں دے مجھ کو

Say what my soul saw, seeing your intoxicated eyes
Remember what passed in my head, seeing your coiling tress



My heart, bring me some sign plucked from the roses of hope's garden
You cannot bring a flower in bloom? Bring me an autumn leaf

Companion of my begging days, get up and go out quickly
Pawn anything - your life, your clothes - and bring abundant wine

O God, You have brought forth all this from what was non-existent a
Bring me a kiss or two, brought from the corner of her mouth

a In poetic convention the beloved's mouth is so dainty as to be almost non-existent, but at any rate it *does* exist. When You could bring forth all the universe out of nothing, can You not produce even a couple of kisses from her mouth?

ہاسن میاویز ای پدر فرزند آذر را نگر
بر کسی کہ شد صاحب نظر دلِ بزرگان خوش کرد
📖

ذو قے ست ہمدی بہ نغلاں مگرم ز رشک
خاب رہت بہ پای عزیزاں غلیدہ باد
📖

بہ مرگ من کہ پس از من بہ مرگ من یاد آر
بکوی خویش آن نعل بے کفن یاد آر

من آن نیم کہ ز مرگم جہاں بہم نخورد
نغان زاہد و فریاد بر من یاد آر

بسا نالہ گروہے ز اہل دل دریاب
بہ ہر مرثیہ جے ز اہل فن یاد آر

بخود شمار وفا ہائے من ز مردم پرس
من حساب جہاںے خویش یاد آر

فرزند آذر کا کیا دیکھو تو اے والد ذرا
صاحب نظر کیے ہلا دلِ بزرگان سے ہو خوش
📖

نالے میں ہمدی کی تمنا ہے رشک کیا
چھٹی ہوں خابِ رہ سے مرے دوستوں کے پاؤں
📖

قسم ہے تجھ کو بھی مرگ خستہ تن کر یاد
وہ اپنے کوچے میں اک نعل بے کفن کر یاد

میں وہ نہیں کہ مروں تو جہاں نہ ہو برہم
نغان زاہد و فریاد بر من کر یاد

وہ اضطراب کے عالم میں اہل دل نالاں
وہ نوحہ خوانی میں مصروف اہل فن کر یاد

کبھی خیال جو آئے مری وفاؤں کا
تو ساتھ اپنی جہا ہائے بد فتن کر یاد

Father, do not dispute with me. Just look at Azar's son
None who has eyes to see can follow in his father's path



My joy is all in my lament. I feel no jealousy a
I want the thorns along the way to pierce my dear friends' feet



When I am dead, I conjure you, remember how I died
Remember how my corpse lay all unshrouded in your lane

I was not one of those whose death made no stir in the world b
Remember how the pious wept and Brahmins made lament

Ask how the men of feeling mourned me in harmonious song c
Remember how the men of culture wrote their elegies

Ask any man the sum of all my loyalties to you d
Remember all the cruelties you practised upon me

- a 'My dear friends' is ironical. I want my well-meaning, insensitive friends to experience what love means
- b I was mourned by the guardians of both mosque and temple - not presented here in an unfavourable light
- c,d Ask - because anyone can tell you

گلفہ ام ستم از جانب خداست و لے
خدا بہ عہد تو بر خلق مہرباں نبود
❏

ہبادہ مگر بودم میل شاعرم نہ فقیہ
خخن چہ نک ز آلودہ دامنہ دارد

ہبادید مگر لنگھا بود زبان دانے
غریب شر خخن ہائے گفتنی دارد
❏

نو میدی از تو کفر و تو راضی نہ ای ہلر
نو میدیم دگر بتو امیدوار گرد
❏

تو ہالی از خلہ خاد و نگری کہ سپر
سر حسین علی بردشاں بگرداند

یزید را بہ بساط خلیفہ بخاند
کلیم را بہ لباس شاہ بگرداند

ستم خدا کی طرف سے نہیں بجا لیکن
وہ حیرے عہد میں بتوں پہ مہرباں کیوں ہو
❏

ہیوں شراپہ تو شاعر ہوں میں فقیہ نہیں
ہے عار کیا بری آلودہ دامنہ دیکھو

جو کوئی شر میں سمجھے زبان تو لے آؤ
اک اجنبی کے خن ہائے گفتنی دیکھو
❏

نو میدی تجھ سے کفر تجھے کفر ناپسند
ناچار حیرے لطف سے ہلر ہوں امیدوار
❏

کنک سے کانٹے کی ٹالاں ہے دیکھ یہ منظر
حسین ابن علی کا ہے سر بنوک شاہ

یزید بیٹہ گیا مسیخ خلافت پہ
کلیم پھرتا ہے صحرا میں در لباس شاہ

I never said God is the source of all our suffering - yet
God, in this age in which you live, is not kind to mankind



I am a poet, not a theologian
And wine-stained clothes are no disgrace to poetry

Bring him, if there be any here that knows my tongue
A stranger to your city has something to say



Despair of You is unbelief: that is not pleasing to You
So my despair brings me again to fix my hope on You



You cry with pain because the thorn has pierced your foot?
See how the sky
Struck off the head of Ali's son Husain and set it on the lance

a

Yazid it seats upon the throne to rule as Caliph over all
Kalim it puts in shepherd's dress and sends him out to roam
the wastes

b

a 'the sky' - i.e. fate.

b 'it' - i.e. fate, God's will

باید زہے ہر آئینہ پرہیز گفت اند
آری دروغ مصلحت آمیز گفت اند

کہتے ہیں وہ شراب سے پرہیز چاہئے
ہاں اک دروغ مصلحت آمیز چاہئے

نازی بعد مضائقہ عجزے بعد خوشی
کراڑ تو گفت اند ز ما نیز گفت اند

واں ناز سے کریم یہاں عجز کا دغور
فرق اک میان شیریں و پردیز چاہئے



نو میدی ما گردشِ ایام نلدرد
ردنہ کہ یہ شد سحر و شام نلدرد

نو میدی مری گردشِ ایام نہ جانے
یہ دن کی سیاحی سحر و شام نہ جانے

ہر ذرہ خاکم ز تو رقصاں ہوا نصیب
دیوانگی شوق سر انجام نلدرد

ہر ذرہ مری خاک کا رقصاں ہے فضا میں
دیوانگی شوق سر انجام نہ جانے

بلبل بچمن بگر و پروانہ پہ محفل
شوق سے کہ در وصل ہم آرام نلدرد

بلبل ہے فضاں بچ تو پروانہ ہے چٹاب
کیا شوق ہے جو وصل میں آرام نہ جانے

'You should on no account drink wine', they said
That was a lie told in a worthy cause

a

You reign with effort: I submit with ease
They speak of you: they also speak of me

b



My deep despair knows nothing of successive nights and days
The day is passed in darkness; it has neither dawn nor dusk

You make my every particle of dust dance with desire
The frenzy of true love goes on forever, without end

Nightingales in the garden; moths drawn into her assembly
See! Lovers have no peace of mind even with their beloved

- a The second line is a direct quotation from the first story of the *Gulistan* of Sadi, where two ministers - one good and one bad - accompany the king on a visit to a prison. A man condemned to death rails at the king in a language he does not understand. He asks the good minister what the man has said. The minister says, 'He said that the Quran declares that God will be merciful to the merciful.' The other minister tells the king what the man really said, whereupon the king praises the first minister for his 'lie told in a worthy cause.' The words have become proverbial.

- b My fame and renown is no less than yours - and I am even more deserving of fame than you.

آلودہ ریا نغواں بود غالب
پاک ست خرقہ کہ بہ سے گشت و شوکتند

❧

غالب اسے نہ جانے آلودہ ریا
خرقہ وہ پاک ہے جسے دھوئیں شراب سے

❧

دیرم شاعرم رندم تدمم شیدہ ہا دارم
مرقمم رحم بر فریاد و افغانم نمی آید

❧

شاعر دیر درند میں اک یار خوش تدبیر میں
دیکھو تو مجھ سا کون ہے چھوڑ مری گو و نغلاں

❧

کفر و دین چست جز آلائش پندار وجود
پاک شو پاک کہ ہم کفر تو دین تو شود

❧

کفر و دین کیا فقط آلائش پندار وجود
پاک ہو پاک کہ خود کفر ہی ایماں ہو جائے

❧

گویم سخن از رنج و براحت کندش طرح
روز سیہ از سایہ دیوار نداند

❧

میں بات کروں غم کی تو سمجھے اسے راحت
حکمت سے جدا سایہ دیوار نہ جانے

❧

خواجہ فردوس بہ میراث تمنا دارد
وائے گر در روشی نسل بہ آدم نرسد

خواجہ میراث میں رکھتا ہے طلب جنت کی
وائے بچے نہ اگر اس کا نسب آدم تک

Ghalib, you must not wear a cloak soiled with hypocrisy
That cloak alone is clean that has been washed in purest wine



I am a writer, poet, drinker, friend - and much besides
So be it if my sad lament can never touch your heart

a



Faith? Unbelief? The grime of the illusion of existence
Cleanse yourself! - and your unbelief will then become your faith

b



I talk to her about my grief, she thinks I talk of joy
My day is dark; she thinks it is the shadow of her wall

c



My lord desires to enter on his heritage of paradise
Alas, if he cannot trace back his ancestry to Adam!

- a If my poetry doesn't move you, reflect that I am much more than just a poet, and find at any rate something to admire in me! There is a hint that if she can learn to appreciate and respond to a part of him, she may one day come to respond to him for *all* he is
- b You think of yourself as separate from the rest of God's creation, and pride yourself on being a follower of the true religion. But God is *an* everything - God *is* everything. He created 'infidels' and 'believers' alike, and values them alike. And 'infidels' who love Him are as one with 'believers' who love him. Realise this. Cease to regard yourself as essentially different from them, and your 'unbelief' - i.e. what you think of as unbelief - will become faith.
- c I feel my sorrows keenly. She thinks that lovers are supposed to find joy in the sorrows of love, and thinks I *do* find it. I feel like one deprived of the light of the sun. She thinks I do not want the sunlight, preferring to sit in the shade of her wall.

ہرچہ لڑ دست گہ پارس پہ یغما بردند
تا بتالم ہم ازاں جملہ زبائے دلاوند

۱۱۱

شلوم بہ بزم وعظ کہ رامش اگرچہ نیست
بارے حدیث چنگ و نئے و عود میرود

ماہم بہ لاغ و لا بہ تسلی شویم کاش
ہواں ز بزم دوست چہ خوشنود میرود

رنگ وفا مگر کہ بدعوئی گہ رضا
ہر کس چگونہ درپے مقصود میرود

فرزند زہر میخ پدر می نمد گلو
مگر خود پدر در آتش نمرود میرود

غالب خوشتر فرصت موبوم و فکر عیش
ہمے کہ نیست دو سر این پود میرود

فارس کی ساری متاع لوٹ کے اس کے بدلے
بہر فرید فقط ایک زباں دی مجھ کو

۱۱۲

خوش ہوں کہ بزم وعظ میں زور کلام شیخ
ذکر شراب و چنگ و گل و عود میں گیا

دو حرف کن کے پاد کے سرور ہے دقہ
اٹھا تو وہم طالع مسعود میں گیا

رنگ وفا تو دیکھ کہ قتل میں عشق کے
ہر اک حلاش گہر مقصود میں گیا

فرزند نے بھکایا جو سر اپنا زہر تیغ
بارے پدر بھی آتش نمرود میں گیا

یہ تانے بانے عیش کے غالب کہاں تک
دو صرف ہمار وہم تھا جو پود میں گیا

From all they took in booty from the treasures of Iran
They gave to me a tongue in which to utter my lament



I sit content among the preacher's flock, there is no music here
But after all he speaks of lute and viol and aloes' fragrance

Would that I too could be appeased by such fair words of favour!
How light at heart the fool is as he comes from her assembly!

See how men vie with one another, seeking His approval
See in what ways they set themselves to realise their aim

The father goes unhesitating into Namrud's fire
The son lies down and bares his throat beneath his father's knife

Ghalib, rejoice! These baseless hopes, these thoughts
of coming pleasures
Are non-existent threads that weave the tapestry of life

a He speaks to condemn them!

b,c 'The father'- Ibrahim. 'The son'- Ismail.

d The ability to live in fantasy is an essential part of the ability to *live*.

مژدہ صبح درین تیرہ شام داوند
 شمع کھند و ز خورشید نشان داوند

رخ کشودند و لب ہرزہ سرایم بسند
 دل ربودند و دو چشم نگرانم داوند

سوخت آتش کدہ ز آتش قسم غشیہ
 رخت بتخانہ ز ناقوس فغانم داوند

مگر از رایت شاہان عجم برچیدند
 ہ عوض خامہ گنجینہ فغانم داوند

کوہر از تاج مسند و بدائش بسند
 ہرچہ بردند ہ پیدا ہ فغانم داوند

ہرچہ در جزیرہ نگہران می تاب آوردند
 ہ شب جمعہ ماہ رمضانم داوند

شمع گل کر کے سحر نور فشاں دی مجھ کو
 اور اک طلعت خورشید نشان دی مجھ کو

اک جھک ایسا دکھائی کہ کیا مر بلب
 دل میرا چین کے چشم گراں دی مجھ کو

سرد آہنگدہ کر کے مجھے آتش بخشی
 ہوا ناقوس جو خاموش فغاں دی مجھ کو

سب مگر رایت شاہان عجم کے چن کر
 اک قلم 'نادر و گنجینہ فشاں دی مجھ کو

تھے جو سب تاج کے کوہر مری دانش میں جڑے
 اور خاموشی سے یہ تھہر گراں دی مجھ کو

وہ بے تاب جو ہاتھ آئی بطور جزیرہ
 ہ شب جمعہ ماہ رمضان دی مجھ کو

In my dark nights they brought me the good tidings of the morning
Put out the candles, turning me towards the rising sun

They showed their faces, and at once my babbling tongue a
was silenced

They took my heart away from me, and gave me eyes to see

They burnt the fire-temples, and breathed their fire into my spirit
Cast idols down, and let the conches sound in my lament

They plucked the pearls that once had decked the banner
of their kings

And gave me them to scatter from the treasury of my pen

Prised from their crown, they set the jewels
in my crown of wisdom

All that men saw them take away, they secretly gave back

The wine they took as tribute from the worshippers of fire b
They gave to me one Friday in the month of Ramazan

a Their faces - i.e. the beautiful faces of those one loves, once seen, show how utterly inadequate words are to describe them. And to fall in love is to become able to perceive all reality clearly for the first time.

The remaining verses lament the passing of the glory and the beauty of ancient, pre-Islamic Iran, where fire was worshipped, wine was drunk, there were idols in the temples, and the blowing of conches accompanied worship. Ghalib claims he is the heir to all this, and that his poetry has the power to re-create it. In the first couplet on p. 70 'tongue' implies a tongue able to speak the pure Persian of pre-Islamic times. Ghalib prided himself on this ability cf. Ralph Russell and Khurshidul Islam, *Ghalib: Life and Letters*, pp. 81-3, 132.

b Defiant contravention of the requirements of orthodox Islam. Friday, the day of congregational prayer, is the most important day in the week. Ramazan (pronounced here 'Ramazan' to fit the metre) with its month-long fasting is the most important month of the year.

از سار و پود نالہ نقابے دہیم ساز
دو دو سینہ زلفِ معطر کہیم طرح

نالے کے تار پود سے بنا کر نقابِ رخ
دو دو نقال سے زلفِ معطر بنائیں ہم

از زخم و داغ، لالہ و گل دو نظر کہیم
از کوہ دشت و جلہ و منظر کہیم طرح

ہوں زخم و داغ اپنے لئے تختہ چمن
دشت و جبل کو جلہ و منظر بنائیں ہم

از سوز و ساز محرم و مطرب کہیم جمع
از خار و خارہ پالش و بستر کہیم طرح

جب سوز و ساز اپنے ہوئے مطرب و مدیم
بچر کا کلیہ کانٹوں کا بستر بچائیں ہم

آئینِ برہمن پہ نہایت رساندہ ایم
غالب بجا کہ شیوہ آذر کہیم طرح

آئینِ بت پرستی کی تکمیل کر چکے
غالب کمالِ صنعتِ آذر دکھائیں ہم



ما لذت دیدار ز پیغامِ کر قسیم
مشاقِ تو دیدن از شہیدانِ لشکر

پیغام میں ہے لذتِ دیدار کا عالم
دلِ بہن میں کوئی فرق سمجھنے سے ہے قاصر



شوقِ مئے گلگون پہ سہو میزند اشب
بیانہ ز ساقیِ طلبیدنِ لشکر

لہریز مئے ناب سے اس طرح ہوا شوق
ساقی سے طلبِ جام بھی کرنے سے ہے قاصر

- From lamentation's warp and woof I weave myself a veil a
 From smoke that rises from my heart I make a fragrant tress
- From wounds and scars I make a scene of tulips and of roses b
 From hills, her canopy; from wastes her hall of audience
- Through pain and passion friend and minstrel come to comfort me c
 From thorns and rock I make myself a pillow and bed
- I took the Brahmin's path and have pursued it to the limit d
 Come Ghalib, open up again the path that Azar trod



Your message brings us all the joy that seeing you could give
 To see? To hear? - your lovers cannot tell the difference

My strong desire will bring the wine into the cup tonight
 And will not know the need to ask the cup-bearer to pour it

a,b,c. There is a single mood pervading these three verses, with Ghalib asserting in various ways that the things which life ought to give him, but which it denies him, he can create out of his own internal resources

- a 'a veil' - i.e. the beloved's veil - alluring because her beauty lies behind it. The black, coiling, pungent smoke that rises from his distressed and burning heart is transformed in his imagination into the black coiling fragrant trees of his beloved.
- b The gaping wound is regularly compared with rose in bloom, and the black scar of separation with the black markings in the centre of the tulip.
- d The Brahmin worships idols as the lover worships his beloved. I have loved and worshipped to the limit, says Ghalib. Now I will revive Azar's art and make an idol representing my beloved more beautiful than anyone has ever made before

تن پروری خلق فزون شد ز ریاضت
جز گرمی افطار ندارد رمضان بچ

دنیا طلباں عربدہ مفت ست بجز شید
آزادی ما بچ و گرفتاری جاں بچ

پیانہ رنگے ست ورین بزم پہ گردش
ہستی ہم طوقان بہارست خزاں بچ

غالب ز گرفتاری اوہم بروں آے
باللہ جہاں بچ بد و نیک جہاں بچ



تاچند نعوی تو دما حسب حال خویش
افسانہ ہائے غیر کمر کہیم طرح

مارا زبون گمیر گر از پا درآیم
از ما عجب مدار گر از سر کہیم طرح

تن پروری خلق ریاضت سے بڑھی اور
جز گرمی افطار نہ لایا رمضان بچ

کچھ مال سے نقصان نہ یہاں ترک سے حاصل
آزادی مری بچ ترا ہم گراں بچ

اک رنگ کے پیانے کی گردش سے جہاں میں
ہستی ہم طوقان بہاراں ہے خزاں بچ

غالب یہ گرفتاری اوہم کہاں تک
واللہ جہاں بچ بد و نیک جہاں بچ



تجھ پہ گراں ہے دل کی حکایت تو اپنی بات
قتے میں دوسروں کے کمر سنائیں ہم

کیا غم ہے راویاں میں گر پاؤں رہ گئے
اب سر کے بل ہی راستہ چل کر دکھائیں ہم

Abstinence only heightens their concern to fill their bellies
The bustle of the meals is all; Ramzan's of no account

You who seek worldly ends, rejoice! Your struggles a
count for nothing
Our freedom, and your bondage are alike of no account

The cup that gives the zest to life goes ever round and round
Riot of spring is everywhere; autumn's of no account

Come Ghalib, break free from illusions' bonds. I swear by God b
This world, and this world's good and bad - all are of no account



How long will you be deaf to me while I tell of myself c
In story after story in which nothing is said twice?

Do not despise me if I stumble as I journey on d
Don't think me strange if I go headlong making my own way

a i.e. of no account to God.

b Both couplets (a,b) have a similar theme. God - the only true reality - is immune to the effects of anything men do.

c The lover tells his mistress stories of love; each story is of a different experience, and yet each experience is his. He hopes that she will soon realise that it is himself he is speaking of

b The important thing is that, inspired by love, I make my own way in life, undeterred by any obstacle

نکاحِ معنویان از شرابِ خانہ تست
فسونِ ہاہائیں فصلے از فسانہ تست

نکاحِ اہلِ حقیقت شرابِ خانہ ترا
فسونِ قصہ ہاہل بس اک فسانہ ترا

ہجام و آئینہ حرفِ جم و سکندر چست
کہ ہرچہ رفت بہ ہر عمدہ در زمانہ تست

ہجام و آئینہ ذکرِ جم و سکندر کیا
کہ سب زمانوں کا حاصل ہے یہ زمانہ ترا

تو لے کہ عجزِ سخنِ مسترانِ پشینی
مہاشِ مکرِ غالب کہ در زمانہ تست

اسمِ شعرِ سلف کیوں ہے مکرِ غالب
وہ لغوِ سنج ملا ہے جسے زمانہ ترا

با حیرتِ نازِ فرویِ رود بہ دل
ہر قبائے دوست کشوں چہ احتیاج

جب حیرتِ سمیت سا جائے دل میں وہ
ہر قبائے یار کو کیا کھولے عبت

خوابِ است وجہِ نغمہِ آوارہ بینش
عجزِ ربخ ترا بہ غشوں چہ احتیاج

آوارہ بینشوں کو طربِ جلوہ ہائے خواب
کیا عجزِ روئے یار کو سونے کی احتیاج ☆

The joy of true philosophy is wine drawn from Your cask 'a
The sorceries of Babylon a chapter from Your book

Speak of the cup and mirror, not Sikandar and Jamshed b
All that has come to every age is here in our own time

You, who are lost in wonder at the poets of the past
Do not deny *my* claims because I live in your own time



Clad as she is my mistress makes her way right to my heart
What need is there to loose the ties and let her robe fall from her?

Dreams are to hearten those whose gaze wanders from face to face c
What need has he to dream who gazes spellbound upon yours?

- a Those who seek the truth about the universe and those who practise magic are both Your servants, acting in accordance with Your will. 1
- b Jamshed is said to have invented the wine cup and Sikandar the mirror. Don't romanticise the past or overrate the importance of particular figures in it. Rejoice that all that the past has achieved has been inherited by the present
- c Men who are still in search of the ideal beloved may at any rate catch a glimpse of it in their dreams. *I* do not need to dream.

ہند را دگر سخن پیشہ گناے ہست
اندریں دگر کن میکده آشاے ہست

گفتہ اند از تو کہ بر سادہ دلاں بخشائی
پختہ کاری ست کہ بدرا طمع خاے ہست

بے تو مگر زینت ام سختی ایں درد لہج
بگذر از مرگ کہ وابستہ بہ ہنگامے ہست

کیست در کعبہ کہ رطلے ز نیمزم عہد
در گرو گاہ طہد جامہ احرارے ہست

مئے صافی ز فرنگ آید و شاہد زخار
مانہ دایم کہ بغدادے و بطنایے ہست

شعر غالب نبود وحی و نہ گویم ولے
تو ہیروزاں نتواں گفت کہ المائے ہست

ہند میں دگر سخن پیشہ ہے لیکن گناہ
زینت اس دگر کن کی ہے وہی خم آشام

تجھ کو محبوب ہے جو سادہ دلوں کی بخشش
پختہ کاری سے ہمیں بھی ہے یہی خواہش عام

بن ترے زعمہ ہوں اس درد کی شدت کو سمجھ
موت کیا چیز ہے 'اک لمحہ' فقط اک ہنگام

کون کہے میں عطا مجھ کو کرے رطلہ نیمز
نور قیمت کے عوض چاہے تو رکھ لے احرام

مئے از رنگ کے ساتھ آئے اگر حسن تار
ہم کو بغداد رہے یاد نہ شہر بطنام

شعر غالب کا ضمیں وحی' یہ حلیم مگر
بخدا تم ہی بتا دو نہیں گناہ المام!

In India, drunk and little-known, lives one whose craft is poetry
Within this ancient temple there is one who drinks unceasingly

They say of you you grant your favour to the simple-minded a
It is maturity that fills me with this foolish hope

I passed my life without you: gauge the keenness of my suffering b
Ignore my death - that is thing that comes when it will come

There in the Kaba who will fill my cup with purest wine?
If he asks payment, I can pawn the robes of pilgrimage

Pure wine comes from the west, and beauties come from Tartary c
Baghdad and Bastam? These are the names that do not signify

Who says my verse is so inspired it brings God's message to mankind?
Yet you and God can surely say my verse is nonetheless inspired

- a I am naïve enough to think that you will be kind to me. But that shows my maturity. People tell me that it is to the naïve that you are kind. I have the maturity to grasp this, and so make myself naïve. But it is a naïve and foolish hope I entertain!
- b People lament a friend's death - which comes naturally and inevitably. The ought to feel more keenly for the life-long sufferings he has endured, which were in no way inevitable and were deliberately inflicted.
- c I know that the 'great mystics Junaid and Bayazid came from Baghdad and Bastam, but what are these to me? My concern is with good wine and with beautiful women.

در روز تیرہ از شب تارم نماز نیم
چوں صبح نیست خود چه شباسم کہ شام چیست

روز سیاہ سے نہ رہا رات کا خطر
قسمت میں ہو نہ صبح تو پھر خوفِ شام کیا

حقیقی قفس خوش است توایں ہال و پر کشود
بادے علاجِ عشقی ہر دامن چیست

کنجِ قفس میں ہال و پر آلود تو ہوئے
یہ ہے علاجِ عشقی ہر دامن کیا

نیکی دست از تو نخواستیم مزد کار
در خود بدیم کار تو ایم انتقام چیست

نیکی تمام تجھ سے ہے کیا خواہش جزا
اور اس کی ضد بھی کام ترا انتقام کیا

غالب اگر نہ خرقہ و مصحف بہم فروخت
پرسد چرا کہ زبغ مے لعل قام چیست

غالب اگر ہیں خرقہ و مصحف تجھے عزیز
مت پوچھو ہے زبغ مے لعل قام کیا

The darkness of the day has banished all the fear of night
Dawn never comes; how then should I know when the night has come?

You say 'The cage is welcome. I can spread my wings in it' a
But what can cure the hurt you suffered held fast in the snare?

Good conduct is from You; we do not ask to be rewarded
And if we sin, that is Your doing. Why then take revenge?

If Ghalib has not sold his cloak and his Quran together
Why is he asking us. What is the price of ruby wine?

a. Do not forget the experience, and the lessons of past suffering in present relative comfort. The suggestion is also here that security bought at the price of loss of freedom is bought too dearly.

میں ز دور و نحو قریب شہ کہ مظر را
دریچہ باز و بہ دروازہ اثر دہا فقتت

برہا فقتن من ہر کہ بگرو داند
کہ میر قافلہ در کارواں سرا فقتت

دگر ز اسمعی راہ و قریب کعبہ چہ حظ
مرا کہ ناکہ ز رنلہ ماند و پا فقتت



با من کہ عاشق من از ننگ و نام چیت
در امر خاص جنتہ دستور عام چیت

با دوست ہر کہ بادہ غلوت خورد بدام
داند کہ حور و کوثر و دار السلام چیت

دل خستہ غم و بودے دوائے ما
باختگاں حدیث حلال و حرام چیت

ہے قریب شاہ میں خطرہ نظارہ دور سے کر
کھلے دریچے کے نیچے ہے اثر دہا فقتت

بتاؤ پہنچے گا منزل پہ کارواں کیسے
سرائے پیش میں ہے میر قافلہ فقتت

ہو قریب کعبہ و محفوظ رہ سے کیا حاصل
اُدھر نڈھال ہے ناکہ ادھر میں پا فقتت



ہے عشق ہم کو اس میں بھلا ننگ و نام کیا
ہم خامکاں سے جنتہ دستور عام کیا

جانے ہے اس کے ساتھ جو غلوت میں سے ہے
ہوتے ہیں حور و کوثر و دار السلام کیا

میرا علاج سے ہے کہ ہوں غم سے جاں بلب
بیار غم سے ذکرِ حلال و حرام کیا

در شاخ بود موج گل از جوش بہار
چوں بادہ بہ مینا کہ نہاست و نہاں نیست



بہ دلوئے کہ دریاں خضر را عصا خفتست
بہ سینہ می سپرم رو اگرچہ پا خفتست

بدیں نیاز کہ باقت باز میرسد
گدا بہ سایہ دیوار پادشا خفتست

بہ صبح حشر چمن خستہ رو بہ خیزد
کہ در شکایت درد و غم دوا خفتست

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز
گستہ لکڑ کشتی و ناخدا خفتست

دل بہ سحر و سجادہ و روا لرزد
کہ دزد مرحلہ بیدار و پارسا خفتست

ہر شاخ میں ہیں جوش بہار سے چھپے پھول
جوں بادہ کہ شخے میں نہاں ہے بھی نہیں بھی



وہ دشت جس میں رہا خضر کا عصا خفت
بڑھا میں سینے کے بل تھا اگرچہ پا خفت

مرے نیاز میں بھی باز کا ہے اک عالم
ہے زہر سایہ دیوار شدہ گدا خفت

وہ روز حشر اٹھے گا خراب و خستہ و غول
شکایت علم جاناں میں جو ہوا خفت

شب سیاہ میں طوفان کے چیمڑے ہیں
خفتہ لکڑ کشتی ہے ناخدا خفت

مآل سحر و سجادہ و روا سے ڈرو
کہ دزد گمات میں ہے لور پارسا خفت

دل بردن ازیں شیوہ عیانت و عیاں نیست
دانی کہ مرا بر تو گمانست و گماں نیست

در عرضِ غمت پیکرِ اندیشہ لالم
پا تا سرم اندازِ بیانت و عیاں نیست

فرمان تو بر جانِ من ، کارِ من از تو
بے پردہ بہ ہر پردہ روانست و رواں نیست

داغِ ز گلشن کہ بہارِ ست و بجا بیچ
شادیم بہ گلشن کہ خزانست و خزاں نیست

سرمایہ ہر قطرہ کہ گم گشت بہ دریا
سودیت کہ مانا بہ زیانست و زیان نیست

در ہر مژہ بر ہم زدنِ این خلقِ جدیدِ ست
نظارہ سجالہ کہ ہانست و ہماں نیست

دل چیننا غمزے سے عیاں ہے بھی نہیں بھی
کیا کہئے مجھے تجھ پہ گماں ہے بھی نہیں بھی

ہو نٹوں کو ترے غم نے سیا' بات کروں کیا
اک خامشی اندازِ عیاں ہے بھی نہیں بھی

ہے جان مری تاجِ فرمان' ترا حکم
ہر پردے میں بے پردہ رواں ہے، بھی نہیں بھی

افسوس کہ گلشن کی بہارِ ایک دو پل ہے
کیا بات ہے گلشن کی خزاں ہے بھی نہیں بھی

ہر قطرے کا سرمایہ جو دریا میں ہوا گم
اک سود کا سودا کہ زیان ہے بھی نہیں بھی

جب آنکھ جھپکنے میں نئی خلق ہو پیدا
نظارہ کسے یہ وہ جہاں ہے بھی نہیں بھی

You manifestly steal my heart - and yet not manifestly
 You know that I suspect you - and that you are not suspect

Though I would speak my love, the body of my thought is dumb
From top to toe I speak to you - and yet I do not speak

All you command I do, and all I do proceeds from you
Seen and unseen my work moves on - and yet does not move on

The flowering garden grieves me - spring has come, and will not last
The furnace pleases me: autumn is here - and is not here

The value of each drop that merges in the ocean's stream
Accumulates - for it is lost; and yet it is not lost

A new creation comes each time you close your eyelashes
The eye thinks, 'This is just the same' - It is not just the same

- a . not manifestly. .not suspect. That is, *I know*, with absolute certainty, but there is nothing to show to the world at large.
- b You inspire all I do, and yet in my main effort - the effort to win your love - I make no headway at all.
- c The withered leaves and flowers burn constantly in the flames of the furnace - and the furnace burns constantly, whatever the season. I rejoice, therefore, that at least *something* in this changing world is constant. The bright flames of the furnace display an eternal autumn.
- d Every individual is part of humanity at large and contributes to its greatness. The drop merged in the ocean in a sense *becomes* the ocean.
- e At every moment something new comes to birth. The eye may not see it, but it is so

در رزم گہش باج و خنجر نتواں برد
در بزم گہش بارہ و ساغر نتواں گفت

اُس رزم میں کس طرح سے لے جائے خنجر
اُس بزم میں حرفِ می و ساغر نہ کہا جائے

از حوصلہ یاری مطلب ساعدہ تیز است
پروانہ شواہین جا ز سمندر نتواں گفت

پروانہ صفت بھل کہ لپک خیز ہے اتنی
ہرگز سخنِ تاپ سمندر نہ کہا جائے

ہنگامہ سر آمد، چہ زنی دم ز تظلم
گر خود سحر رفت بہ محشر نتواں گفت

فریاد کا کیا ذکر کہ ہنگامہ ہوا ختم
جب خود پہ ستم ہو سر محشر نہ کہا جائے

در گرم روی سایہ و سرچشمہ نجومیم
ہما سخن از طوبی و کوثر نتواں گفت

ہے گرم رویِ سایہ و سرچشمہ سے ہزار
ہم سے سخنِ طوبی و کوثر نہ کہا جائے

آن راز کہ در سینہ نہایت نہ وعظ است
بردار نتواں گفت و بہ منبر نتواں گفت

اک راز ہے سینے میں کوئی وعظ نہیں ہے
سوئی پہ کہیں بر سر منبر نہ کہا جائے

کارے عجب التاد بدیں شیفتہ مارا
مومن نہو غالب و کافر نتواں گفت

کس شیفتہ سے مجھ کو پڑا ساہتہ یارا
مومن نہیں 'غالب' اسے کافر نہ کہا جائے

- Her battleground is one on which you cannot carry weapons a
And her assembly one in which you cannot speak of wine
- Your courage will not aid you here; the lightning flashes fast b
Here you must be a moth, not seek to be a salamander
- The trials of life are over - why complain of cruelty? c
What if you suffered? Can you speak of it on Judgement Day?
- We travel fast and do not seek the water and the shade d
Don't speak to us of Tuba's tree and Kausar's flowing stream
- The words I hide within my breast are not those of a preacher e
Words to be spoken at the stake, not spoken from the pulpit
- How strange it felt to be involved in dealings with this madman! f
Ghalib is not a Muslim, nor is he an infidel

- a The arena of love has its own rules. She is not to be resisted, and not to be cajoled.
- b The lightning flame of love strikes fast, and you have not time to resist it. In any case the lover gives his all for love as the moth immolates himself in the candle's flame. It was believed that the salamander lives and thrives in fire, but he is no model for the true lover.
- c The trials of life are pre-eminently the trials of love. It is the beloved's nature, and her proper role in life, to inflict suffering, so she has nothing to answer for on Judgement Day. In any case no true lover complains of his beloved's cruelty. In a more general sense, the trials of love afflict you by God's will, and you do not complain against God.
- d Ours is a never-ending quest.
- e My unspoken message to humankind is one which, if I spoke it, would send me to the gallows.
- f Ghalib is possessed by the madness of love, and lovers are unique. They cannot be fitted into any of the recognised categories.

شاید وے زمیاں رفتہ و شادوم بہ سخن
کشتہ ام بید دریں باغ کہ ویراں شدہ است



کھو سخن ہے شاید وے کے بغیر بھی
دل باغبان کھشن ویراں ہے آج کل



در صفہ نبودم ہمہ آنچہ در دست
در بزم کم تر است گل و در چمن بسست

صفے پہ دل کے راز کا عشرِ عمیر ہے
تھوڑے ہیں پھول بزم میں 'نسب' چمن بہت

باید بہ غم نخوردن عاشق معاف داشت
آن راکہ دل ربودن و لٹا سخن بسست

کیا اس سے بیدقائی کا شکوہ کریں جسے
دل چھین کر بھلانے کا آتا ہے فن بہت

زورِ شراب جلوہ بہت کم شمر وہ ایم
لا نظر بہ حوصلہ برہمن بسست

کچھ بھی نہ اس پہ جلوہ بہت کا اثر ہوا
حیران کن ہے حوصلہ برہمن بہت

تاخیر آہ و نالہ مسلم ولے حترس
مرا ہنوز عریذہ پا خویش بسست

تاخیر آہ و نالہ مسلم مگر مجھے
جھگڑا ہے خود سے اے مت بیداد فن بہت

Beauty and wine have left me, and, content with poetry
I've planted willows in a garden that is desolate

a



I cannot bring onto the page all that is in my heart
In the assembly flowers are few - and in the garden, many

She does not feel her lovers' pain? Yet she must be forgiven
She steals hearts without knowing it - and that excuses her

We did not know the full force of the strong wine of her beauty
We were misled by seeing how the Brahman was unmoved

b

All know the power of sighs and lamentation; but don't fear
My struggle with myself still keeps me fully occupied

c

- a Poetry is now my only source of joy. Beautiful women and wine are like a garden in flower, but these I no longer have. Poetry is compared to the willow - a tree that bears no fruit
- b The beloved is the lover's idol, and the Brahman worships idols. We saw that he was unaffected by the idol's beauty, and thought that we too could withstand the influence of her beauty. Alas that we forget that the Hindu Brahman, like the Muslim shāikh, does not love the god he worships. We have the capacity to love - and should have known that our idol's beauty was bound to enslave us in love's bonds
- c The lover tells his beloved, 'Don't fear that my sighs and laments will melt your heart - I have no power to sigh. All my strength is engaged in the struggle I wage within myself'

خارج از ہنگامہ سر تا سر پہ بیکاری گذشت
رشتہ عمر خضر بد حسابے بیش نیست

شوخی اندیشہ خویش سر تا پائے ما
تار و پود ہستی ما بچ و تابے بیش نیست

جلوہ کن، منت مند، از ذرہ کمتر نیست
حسن با ایں تابنا کی آفتابے بیش نیست

چند رنگیں کھنہ دکش تکلف بر طرف
دیدہ ام دیوان غالب انتخابے بیش نیست

از فرہنگ آمدہ در شر فرواں شدہ است
جرعہ را دیں عوض خریدے لڑاں شدہ است

دردِ روغن بہ چرخ و کدو سے بہ لیاغ
تا خود از شب چہ بھلائے کہ مہمان شدہ است

کوئی ہنگامہ نہیں بیکاری گزری تمام
رشتہ عمر خضر کیا ہے اک بد حساب

شوخی اندیشہ خود کی ہیں اک تصویر ہم
تار و پود ہستی کا ہے کیا بس ہمارا بچ و تاب

یوں نہ ترسا جلوہ کر، ذرے سے میں کمتر نہیں
تابنا کی میں بھلا کر لہ تجھ سے کم ہے آفتاب

چند رنگیں کھنہ دکش تکلف بر طرف
دیکھ لو دیوان غالب ہے سراسر انتخاب

افرہنگ کی شراب فرواں ہے آج کل
دیں کے عوض خرید کہ لڑاں ہے آج کل

جب اس کی میربانی کا سماں نہیں رہا
وہ خوش خصال کس لیے مسماں ہے آج کل

Nothing disturbed its tenour; on and on, and to no end a
Khizar's long life? An item on a list, and nothing more

The liveliness of my own thought is me, from top to toe
My being's warp and woof is constant movement - nothing more

Shine forth! - and I will not be in your debt. I am the atom b
And you, with all your beauty, are the sun, and nothing more

Yes, colour, charm, significance it has - but I must say c
That Ghalib's verse is only a selection - nothing more



Brought to the city from the west, it is abundant here d
Your faith will buy a draught of it; wine is no longer dear

The lamp holds only dregs of oil, the wine-cup only lees
None of the joys of night remain - and *now* my guest has come!

- a A life without struggle is no life at all, not even if, like Khizar's, it never ends
- b True, you are the sun, and I am only a particle of dust. But if the particle shines in the sun's light, it owes no debt to the sun. The sun is only doing what it is there to do
- c 'only a selection' - implies a complaint that he has not produced all that he was capable of. But *intikhab*, besides 'selection', can also mean 'the choicest, the cream, the best, the most outstanding', and Ghalib is implying, 'Yes, it's an *intikhab* - in this sense too.'
- d Give up formal religion and drink the wine of *true* religion.

بے خود بزمِ سایہ طوبیٰ غنودہ اند
شکیر رہرواں تمنا بلند نیست

رہرو تمام سایہ طوبیٰ میں سو گئے
تھا اس قدر ہی حوصلہ ان کا بلند کیا

ہنگامہ دلکش، نویدم بہ غلد چست
اندیشہ بے غش است نیازم بہ چند نیست



دلکش ہو زندگی تو کسے خواہشِ بہشت
لور ہو خیال پاک تو پھر جائے چند کیا



ہم وعدہ وہم منع ز بخش چہ حساب ست
جاں نیست، مکرر نقواں داو شراب ست

دنیا میں سے حرام ہے، جنت میں بے حساب
جاں تو نہیں کہ دیں نہ دوبارہ یہ ہے شراب

در مژدہ ز جوئے عمل و کاغذ زمرہ
چیزے کہ بہ دل بنگی ارزوئے ناب ست

حور و قصور و کوثر و طوبیٰ کو چھوڑیے
ہم کو عزیز غلد کے سماں سے ہے شراب

لہر اسپا کھا رقی و پرویزا کبائی
آتش کدہ ویرانہ و میخانہ خراب ست

لہر اسپ بے نشان ہے پرویز زمرہ خاک
آتش کدہ بجھا ہوا، میخانہ ہے خراب

تا در آب آلودہ عکسِ حقّ دلجویش
چشمہ بھو آئینہِ قاریخ از روانی ہست

کشتہ دل خویشم سزِ سنگریں بکمر
دید دلفریبہا گفت مہربانی ہست

اے کہ اندر میں دایِ نمرودہ از ہادای
بر سرم ز آذای سایہ را گرانی ہست



دلو از کھلے کہ بہ گوشت نمی رسد
کہ از تو کھلے کہ وجودش نمائدہ است

دل را بہ وعدہ حقّ جیوں فریفت
نازے کہ برو دقائے تو بودش نمائدہ است

دل در غم تو مایہ بہ رہزن سپردہ است
کار از زبان گزشتہ و سودش نمائدہ است

دیکھ عکسِ جاناں کو ختم گیا ہے پانی بھی
چشمہ حقی آئینہِ قاریخ از روانی ہے

کیوں ختم سے گہراؤں، اپنے دل کا کشتہ ہوں
دلفریبی جاناں عینِ مہربانی ہے

ہے کرم سے مستغنی، اپنی فطرت آزاد
سایہ ہا سے بھی مجھ کو سرگرانی ہے



افسوس وہ پکار جو پہنچی نہ یاد تک
حیف آرزو کہ جس کا وجود اب نہیں رہا

ہاں وعدہ ختم ہی سے دل کو فریب دیں
کیا کیجئے وفا کا وجود اب نہیں رہا

فکرِ زیاں سے عشق میں رہزن کو دی متاع
اندازہ خسارہ و سود اب نہیں رہا

The beauty of her form was captured in the river's water
Now, mirror-like, the river has forgotten how to flow

My heart has slain me! Those it loved were ever cruel to it
It saw their sweet deceptions and said, "These are kindnesses!"

You give me *now* good tidings of the coming of the *huma* a
But I am free - its shade will be a burden on my head



What comfort is there in complaint that does not reach your ears?
Alas for all those hopes I had - they are no longer there

I can beguile my heart if you will promise to be cruel
The pride I felt that you were true - that is no longer there

In love of you, fair robber, my heart gave you all it had
The fear of loss, the hope of gain - these are no longer there

a Once I would have rejoiced in my good fortune. Now I value much more highly my freedom from all such ambitions.

رہ ہزار شیوہ را طاعتِ حق گراں نبود
لیک صنم بہ سجدہ در نامیدہ مشترکِ نخواست

رہ ہزار شیوہ کو طاعتِ حق گراں نہیں
سجدہ در میں نامیدہ چاہے صنم نہ مشترک

سل شمرود سرسری تا تو ز بحرِ لثمری
جالب اگر بہ دلدردے دلو خود از فلکِ نخواست

سل سمجھ کے چپ رہا بحر کا اس میں ذکر کیا
دیکھانہ دلو کے لئے غالب نے گر سوئے فلک



دارم دلے ز آبلہ نازکِ خدا تر
آہستہ پانہم کہ سر خار نازکست

چھاؤں سے بھی بڑھ کے مرے دل کی نزاکت
آہستہ رکھوں پاؤں سر خار ہے نازک

بانالہ ام ز سنگِ دلی ہائے خودِ مناز
خانقل قماشِ طاعتِ کہسار نازکست

کیا سنگِ دلی ٹھہرے کی تالوں کے مقابل
خانقل قماشِ طاعتِ کہسار ہے نازک

ی رنجہ از تھلِ ما بر جنائے خویش
ہاں کھو، کہ خاطرِ دلدرد نازکست

ہے اپنی جہازوں پہ تھل سے وہ دلگیر
کھو ہی سہی خاطرِ دلدرد ہے نازک

To dissolutes like us to worship God would be no burden
But she, our idol, will not share the tribute due to her

I bore it all, and easily: it was not helplessness
If I did not ask fate for compensation due to me

a



I have a heart more delicately structured than the blister
I set my foot down softly, for the thorn is delicate

t

When I lament, don't pride yourself upon your heart of stone
Think how the mountain's strength derives from stuff most delicate

c

It grieves her that I bear so patiently her cruelty
So now I will complain, because her heart is delicate

a 'it' - i.e. the sufferings inflicted by the beloved. The ordinary man would demand redress on Judgement Day; for the lover this is out of the question. It is his pride and joy in the strength of his love, not cowardice and timidity, that keeps him silent

b I do not fear the pain it will cause me as it pierces my blistered feet. I put my foot down so softly that the thorn does not pierce it, because I fancy that it pains the thorn to do so.

c The mountain provides the raw material from which glass is made. So your heart too may one day be transformed into something delicate enough to be affected by my grief.

ہرچہ فلکِ خواست چچا کس از فلکِ خواست
 غریبِ فقیر سے تجست، بادۂ ماگزکِ خواست

چاہے فلک سے کون وہ 'خود ہی نہ چاہے جو فلک
 مانگے نہ بادۂ غریب 'شیخ' اور نہ میری سے گزک

غرق ہے موجِ تابِ خورشید 'تشنہ زد جلد آبِ خورشید
 زحمت چچا یک ندانہ 'راستہ چچا یک خواست

موج سے فرق ہے کوئی پیاس کسی کی بھگ گئی
 ظلم کا شائبہ نہیں 'لطف کا کچھ نہ شک

جاہِ ز علم بے خبر، علم ز جاہ بے نیاز
 ہم فلکِ تو زرد ندید، ہم زہنِ ہمکِ خواست

علم سے جاہ بے خبر، جاہ سے علم بے نیاز
 دیکھے نہ زرد ہمکِ تری 'ذہنِ ہمکِ نہ میرا زرد ہمک

شخصِ دہر بدلا ہرچہ گرفت 'پس ندانہ
 کاسبِ بخت در قفا ہرچہ نوشت 'ہک خواست

شخصِ دہر وہ بنا 'چھوڑے نہ لے کے کچھ ذرا
 کاسبِ بخت کا کھسٹ نہ سکے گا حشر تک

خونِ جگر بجائے 'مستی یا قندجِ نداشت
 نالہ دل نوائے نے 'رامش ماچکِ خواست

مے کے بجائے خونِ دل مستی ہے میری بے قندج
 نالہ دل نوائے نے نقد ہے میرا بے چک

بخت و جدل بجائے ماں 'میکدہ جوے کا انداز
 کس نفس از جملِ نزد کسی خنِ لڑنکِ خواست

بخت و جدل کو چھوڑ کر میکدہ 'ذہنِ ہمکِ جہاں
 ذکرِ جملِ سنے کوئی اور نہ قصہ فداک

ہر ذرہ محو جلوۂ حسن یگانہ ایست
مکوئی ظلم شش جہت آئینہ خانہ ایست

ناچار باتفاق صیاد ساختم
چند شمش کہ حلقہء دام آشیانہ ایست

پابستہ نورد خیالی چو وا رسی
ہر علیے ز عالم دیگر فسانہ ایست

خود داریم بہ فصل بہاریں مہاں گینت
گلگون شوق را رگ گل جازیانہ ایست

غالب دگر زخشاء آوارگی میرس
گلنم کہ جہد را ہوئی آستانہ ایست



ز گل فروش نہ عالم کز اہل بازار است
تپاک گرمی رفتار باغبانم سوخت

ہر ذرہ محو جلوۂ حسن یگانہ ہے
مکوئی ظلم شش جہت آئینہ خانہ ہے

بز صبر کیا تفائل صیاد کا علاج
یہ سوچتا ہوں حلقہء دام آشیانہ ہے

اس گردش خیال سے آزاد ہو کے جان
یاں ہر جہاں اک اور جہاں کا فسانہ ہے

خود داری کی لگام کو توڑا بہار نے
گلگون شوق کو رگ گل جازیانہ ہے

غالب بتاؤں کیا تجھے آوارگی کا راز
میری جہیں کو بس ہوئی آستانہ ہے



نہ گل فروش سے ابھو کہ کاروباری ہے
تپاک گرمی رفتار باغبان ہے ستم

بے تکلف در بلا بودن بہ از ہم بلاست
 قعر دریا سلسیل و روی دریا آتش
 ۱۱۱

بیا کہ فصل بہارست و گل بہ صحن چمن
 کشادہ روئے تر از شادان بازارست

غم شنیدن و بخت بہ خود فرد رفتن
 خوشا فریب ترحم چہ سادہ ہدکارست

ز آفرینش عالم غرض جز آوم نیست
 مگرد نقطہ ما دور ہفت ہدکارست
 ۱۱۲

شادی و غم ہمہ سرگشتہ تراژیک و گرامر
 روز روشن بہ وداع شب تار آمد و رفت

ہرزہ مشتاق دینے جلاہ شناساں بردار
 اے کہ در راہ سخن چوں تو ہزار آمد و رفت

ہر بلا کا سامنا خوفِ بلا سے سل ہے
 روئے دریا آگ ہے اور قعر دریا سلسیل
 ۱۱۱

اب ابھی جا کہ ہے گلشن پہ اس غضب کا تھمار
 کہ گل کے روپ سے شرمائے شاہ بازار

وہ میرے غم پہ ترحم سے خود میں کھوجانا
 فریب دیتا ہے کیا یا سادہ و ہدکار

بس آفرینش عالم کا مدعا ہم ہیں
 ہے مگرد نقطہ آوم ہی گردش ہدکار
 ۱۱۲

شادی و غم کو بھی دنیا میں نہیں کوئی قرار
 اک تسلسل سے یہاں لیل و نادر آئے گئے

ایسی جھلت سے رو جلاہ شناساں مت چھوڑ
 ولوی شعر میں تجھ جیسے ہزار آئے گئے

Better go boldly forward, and not fear what you must face
The river's depths are Salsabil, the river's surface, fire



Come out! The spring has come! See how the flowers all in bloom
Reveal their forms more boldly than the city's courtesans

She hears my grief, and for a while retires into herself
What captivating sympathy! What artless mastery!

a

The object of creation was mankind, and nothing else
We are the point round which the seven compasses revolve

b



All pleasures and all griefs that come, come linked to one another
The bright day sends dark night away, and then itself departs

Don't hurry on; stay, raise and kiss
the dust of those who knew the way
A thousand such as you have passed along the path of poetry

a She presents a picture of compassion for me, but this is really a means of captivating me all the more.

b i.e. the seven skies, whose revolution determines the course of events.

پہ خوابم می رسد بند قبا و کردہ از مستی
ندام شوقی من بروے پہ افسون خواندہ است اشب

□

گلشن پہ فضائے چمن سبزہ مانیت
ہر دل کہ نہ زخمی خورد از صیغ تو' دانیت

عمرے سپری گشت و ہاں بر سر جو دست
گویند بیتاں را کہ وفا نیست چر انیت

جنت نکھ چارۂ افسردگی دل
تغیر پہ اندازۂ دیرالی ما نیت

□

میرم' ولے ہر رسم کز فرط بدگمانی
داند کہ جاں سپردن از عافیت گزینی ست

من سوی لو ہتم' داند بے حیائی ست
لو سوئے من بید، دامن ز شر گیتی ست

وہ آتا اس کا میرے خواب میں بند قبا کھولے
نہ جانے دل نے میرے اس پہ کیا جاو کیا اشب

□

اس بارغ جاں کی طرح چمن کی فضا نہیں
جو دل کہ زخم ناز نہ کھائے کھلا نہیں

اک عمر سے ہے جو رو جفا پر اسے ثبات
کس طرح یہ کھول کہ بتوں میں وفا نہیں

جنت سے کیا ہو خاطر افسردہ کو فراغ
برہادی کا بھاری مناسب صلا نہیں

□

مر جاؤں میں دیکھن ہے' بدگماں کچھ ایسا
مرنے کو میرے کچھ وہ عافیت گزینی

میں دیکھ لوں اسے تو جانے وہ بے حیائی
دیکھے نہ وہ مجھے تو میں کبھوں شر گیتی

I slept; she came into my dreams, her tunic open, drunk with wine a
I cannot tell what spell my love had cast on her last night



This garden does not match the one that blooms within my breast
No heart can flower that has not been laid open by your sword

My life is ending; she is still intent on cruelty b
They say the fair cannot be constant; how can that be so?

Paradise is no salve to heal the sadness of my heart
It was not made to match the desolation that is me



I die for her - and fear that she (such are her doubts of me)
May think I wash my hands of life because I yearn for peace

I gaze at her; she thinks it is because I have no shame c
She turns away; I think it is because she feels too shy

- a She is so shy that she does not normally appear before me even in a dream.
- b She is constant - constant in cruelty.
- c She assumes that my motives are bad; I assume that her motives are good (And probably we are both wrong!)

خیز و بے راہ روئے راسر را ہے دریاب
شورش افزا نگہ حوصلہ گاہ ہے دریاب

کوئی آوارہ ملے ہم کو سر راہ سہی
کوچہ گردی میں کہیں شورگاہ گاہ سہی

عالم آئینہ راز است چہ پیدا چہ نماں
تاب اندیشہ نداری بہ نگاہے دریاب

ہے جہاں آئینہ راز عیاں ہو کہ نماں
تاب اندیشہ ضعیف ہے تو پھر نگاہ سہی

گر بہ معنی نرسی جلوہ صورت چہ کم ست
غم زلف و شکن طرف کلاہ ہے دریاب

حسن صورت ہے بہت گرچہ ہو معنی مستور
غم زلف و شکن طرف کج کلاہ سہی

تا چہ آئینہ حسرت دیدار تو ایم
جلوہ بر خود کن و مارا بہ نگاہے دریاب

ہم تری حسرت دیدار کا آئینہ ہیں
خود پہ کر جلوہ مگر ہم پہ اک نگاہ سہی

دراغ ناکامی حسرت بود آئینہ وصل
شب روشن ظلی روز سیاہ ہے دریاب

دراغ حسرت ہی یہاں وصل کا آئینہ ہے
رات روشن نہ ہوئی دن بھی اب سیاہ سہی

فرمت از کف مدہ و وقت نفیست پندار
نیست گر گنج بہارے شب ماہ ہے دریاب

ہے نفیست جو کوئی لہو فرمت مل جائے
گر نہیں گنج بہاراں تو شب ماہ سہی

Go out and find some wanderer, strayed from the beaten track
You may find one whose high resolve stirs tumult in the world

In the world's glass, see, manifest and hidden both are mirrored a
Your thought cannot embrace them? Be content to gaze on them

Meaning eludes you? Be content with what your eyes can see! b
Look for fair women's coiling tresses and exulting pride

How long must we be mirrors longing for the sight of you?
Come forth in all your radiance. Enslave us with a glance

Look in the scar of yearning and see bliss reflected there c
You seek the brightest night? Then go and find the darkest day

Hold fast the little time you have and learn to treasure it
Spring mornings are not in your grasp? Then seek the moonlit night

a,b What cannot be fully understood may nevertheless be enjoyed. And increased understanding may come with enjoyment.

c You cannot appreciate the full extent of joy unless you have also experienced the full extent of sorrow

غالب بریدم از ہمد خواہم کہ زیرِ کھن
کنجِ گزینم و ہرستم خدائے را

□

غالب یہ غمازتا ہوں کہ ہو کر کنارہ کش
گوشتے میں ایک بیٹھ کے یاد خدا کروں

□

سے بہ اندازہ حرام آمدہ ساقی بر خنجر
شیشہ خود بھٹکن بر سر پیاہ ما

□

بادہ اندازے سے دینا ہے حرام لے ساقی
ٹوڑ دے شیشہ سے کو مرے پیانے پر

□

جہاں را خامے و عاصبت آلِ مغرور دایں حاجز
پیا غالب ز خاصاں بگور و بگوارِ عاماں را

□

مغرور ہیں خواص تو معذور ہیں عوام
غالب بچہ خواص سے 'چھوڑو عوام کو

□

شیوہ ہا دلرد و من معتقدِ خوی ویم
شوتم از رنجش لو گر بفزاید، چہ عجب

اس کے ہزار ہا 'ہراک ان میں دلفریب
رنجش گر اس کی شوق بوحائے تو کیا عجب

آنکہ چوں برق یک جائی تغیر و آرام
مگہ اش در دل اگر دیر نہاید، چہ عجب

مانند برق جس کو ذرا بھی نہیں قرار
تھکوا نہ اس کا دل میں سائے تو کیا عجب

تا چا مجموعہ لطف بہارں بودہ ای
می رسد یونے تو از ہر گل کہ می بوئیم ما

زحمتِ احبابِ نواں واد غالب پیش ازین
ہرچہ می گوئیم بہر خویش می گوئیم ما

چراہن از کتان و دمام ز سادگی
نفریں کند بہ پردہ دری ماہتاب را

تکلف بر طرف لب تہذیب و کنار ستم
ز راہم باز چیں دامن نواز شائے پنہاں را

جہان از بادہ و شاہد بدیں ماند کہ چندی
بہ دنیا از پس آوم فرستادند میثورا

بادہ اگر بود حرام بذلہ خلاف شرع نیست
دل نہ خمی بہ خوب ماطعنہ مزین بہ زشتی ما

کیوں نہ تجھ کو حاصلِ لطفِ بہارں جائے
جبکہ ہر ایک پھول میں خوشبو تری پاتے ہیں ہم

کیوں ہمارے شعر غالب زحمتِ احباب ہوں
جو بھی اب کہتے ہیں اپنے واسطے کہتے ہیں ہم

ہونا تھا چہ چہ ہی چراہن کتان
پردہ دری کا طعنہ نہ دے ماہتاب کو

نہ جانے کب سے ہوں یوس و کنار یاد کا نقشہ
بھلا میں کیا کروں گا ان نواز شائے پنہاں کو

زمانہ بادہ و شاہد سے نیوں معمور ہے جیسے
کہ آوم کے لیے بھیجا گیا دنیا میں جنت کو

مانا کہ سہ حرام ہے، بذلہ نہیں خلاف شرع
خوبی اگر ہے پاپسند، کئے برا نہ زشت کو

You are the sum of all the graces of the spring, unending
Your fragrance comes to me from every flower that I smell

Ghalib, enough! You cannot be a burden to your friends
So let the poetry you write be written for yourself



She wears a dress of *katan*, and in her simplicity
With every breath condemns the moonlight for exposing her



Let me be blunt; my lips thirst for your kiss and your embrace
Clear from my path the net of all your subtle kindnesses



The world holds wine and beauty in such measure, you would think
God sent into the world first Adam, and then paradise



If wine is banned, the Holy Law does not prohibit wit
No praise when I excel? Well then, no censure when I sin

a Moonlight does that to *katan* and there is no sense in upbraiding it for doing what it cannot help doing. Also 'moon' is a standard metaphor for a beautiful woman. It is she herself, her own beauty, that has this effect.

The picture is that of a beauty so great that nothing can adequately conceal it.

ساز و قدح و نغمہ و صبا میں ہے آتش
یابی ز سمندر رو بزم طربم را

از لذت بیدار تو فارغ نتوانی زیست
دریاب عیار گدازے بہم را

در من ہوس کیوں مری فطرت میں ہو غالب
جھید تلک جام سے جب میرا لب ہے

□□

پناں بہ عالم ز بس عین عالم
چوں قطرہ در روانی دنیا گیم

□□

نشن بر سر راو مخیر علیے دارد
کہ ہر کس ی رود از خویش ی گردو دوچار ما

□□

باشد کہ بدیں سایہ و سرچشمہ گرایند
یادان عزیز اند گرد ہے زہی ما

ساز و قدح و نغمہ و صبا میں ہے اک آگ
فطرت میں سمندر کی مرا راز طرب ہے

بے لذت بیدار کے جینا نہیں ممکن
اس شکوہ بچا کا فقط یہ ہی سبب ہے

سے کی نہ ہوس کیوں مری فطرت میں ہو غالب
جھید تلک جام سے جب میرا لب ہے

□□

عین جہان ہو کے جہاں میں رہے نہاں
قطرے کی طرح موجہ دنیا میں کھو گئے

□□

ہے گزر گاؤ مخیر میں عجب کچھ اپنا حال
ہم سے ہی دوچار ہوتا ہے جو خود سے جاے ہے

□□

اس سایہ و سرچشمہ میں شاید وہ فہم جائیں
کچھ دوست تھکے ماندے جو آئیں مرے پیچھے

The lute, the cup, the melody, the wine - all kindle fire
The salamander knows; ask *him* the way to my assembly

Without the joy your cruel wrath brings to me I should die
Think, then! Why is it I complain against you without cause?

Ghalib, the love of wine is in your nature, for the cup
From which you drink it takes your pedigree back to Jamshed



Hid in the universe, we are the universe's essence
Lost as the drop is lost within the river's flowing stream



There on the road, lost to the world, I sit and find another world
For every man, lost to himself, that goes that way encounters me



I think they may stay here and rest, where there is shade and water
My valued friends are travellers that I have left behind

- a It was believed that the salamander lived in fire.
- b That is why! My baseless complaints make you angry, and your anger is a joy to me
- c 'Hid' - because the world does not see and recognise our value.
- d Every selfless person is the kin of every other such person
- e I go ever forward to new goals. They have no such compelling urge to go on and on.

حصہ عا فیتے مگر ہوس کئی غالب
چما بہ حلقہ رندان خاکسار بیا



کاشانہ گشت دیراں ویرانہ دلکشا تر
دیوار و در نساو زندانیان غم را



خوشا رندی و جوش زندہ دود و مشرب عذب
بہ لب خشکی چہ میری در سرابستان مذہبا



تشنہ لب بر ساحل دریا ز غیرت جاں دہم
مگر بہوج لنگمان چین پیشانی مرا



درازی شب ہجراں ز حد گزشت بیا
فدائے دوتے تو عمر ہزار سالہ ما



غالب ز عاشقی بہ ندیمی رسیدہ ام
نازم شکر کارِ بخشہ دو رنگ را

حصہ امن کی خواہش ہے مگر تجھے غالب
میان حلقہ رندان خاکسار آجا



دیران کر کے گھر کو، ویرانہ راس آیا
دیوار و در سے مطلب زندانیان غم کو؟



کند آب جب رندی کے سب سلاں میر ہوں
مرے کیوں تشنہ لب کوئی سرابستان مذہب میں



تشنہ لب ہی جاں دے دول ساحل دریا پہ میں
موج پر ہو مگر گمان چین پیشانی مجھے



بست طویل شب ہجر ہو معنی آجا
نثار تجھ پہ یہ عمر ہزار سالہ مری



لو غالب عشق چھوڑ ہوئے یاد کے ندیم
یہ کیا ستم ظریفی بخت دو رنگ ہے

If you desire a refuge, Ghalib, there to dwell secure
Find it within the circle of us reckless ones, and come!



My home became a desert, and the desert more enchanting
For walls and doors do not agree with prisoners of love



Hail wine! and flowing Zindarud, and this fine life we live!
Would you die thirsty-lipped among religions' mirages?

a



Thirsty, there on the river's bank I will give up my life
If I suspect its ripples are the creases on its brow

b



The night of parting stretches on beyond endurance. Come!
For one glimpse of your face I'll give a thousand years of life



From love I graduated to become a king's companion
I marvel at the skill with which the world has cheated me

c

a *mashrab*, translated here in the sense of 'way of life', can also mean 'sweet water'

b I would rather die than accept anything given unwillingly.

c 'graduated' is ironic.

زمن اگر نہ ہو باور انتظار بیا
بہانہ جوئے مہاش و ستیزہ کار بیا

تجھے ہے دہم نہیں مجھ کو انتظار آجا
بہانہ چھوڑ مری جاں ستیزہ کار آجا

ہے یک دو شیوہ حتم دل نمی شود فرسند
ہے مرگب من کہ ہے سامان روزگار بیا

جہاں میں نکل نہ کر میرے دل کی وسعت دیکھ
حتم کی فوج لیے چل روزگار آجا

ہلاک شیوہ چمکیں مخلوہ متاں را
متاں کست تر از باد نو بہار بیا

ہلاک شیوہ چمکیں سے کر نہ مستوں کو
تجائب چھوڑ کے اے باد نو بہار آجا

و ما گستی و با دیگران گردہستی
بیا کہ عہد وفا نیست استوار بیا

جو تو نے غیر سے باندھا ہے بھی توڑ منم
ہوا ہے عہد وفا کب سے استوار آجا

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد
ہزار بار ہر دو صد ہزار بار بیا

وداع و وصل ہیں دونوں کی لذتیں اپنی
ہزار بار جدا ہو کے لاکھ بار آجا

رواج صومعہ مستی ' زمانہار مرو
متاع میکدہ مستی ' ہوشیار بیا

رواج صومعہ ہستی ہے اس طرف مت جا
متاع میکدہ مستی ہے ہوشیار آجا

You cannot think my life is spent in waiting? Well then, come! a
Seek no excuses; arm yourself for battle and then come!

These meagre modes of cruelty bring me no joy. By God! b
Bring all the age's armoury to use on me, and come!

Why seek to slay your lovers by your awesome majesty?
Be even more unbridled than the breeze of spring, and come!

You broke with me; and now you pledge yourself to other men
But come! The pledge of loyalty is never kept. So come!

Parting and meeting - each of them has its distinctive joy
Leave me a hundred times; turn back a thousand times, and come!

The mosque is all awareness. Mind you never go that way c
The tavern is all ecstasy. So be aware, and come!

a The lover tells her to come, and see for herself - and thus of course ensures that he no longer has to wait!

b The lover's sufferings are inflicted partly by his mistress and partly by the hard times in which he lives. He says, Add these too to your own armoury. Only if you inflict upon me all the suffering you can shall I know the joy of bearing it.

c Awareness of the demands of conventional life contrasted with awareness of the things that matter.

من آں نیم کہ ذکر بیتواں فریفت مرا
 زنجیرش کہ مگر بیتواں فریفت مرا

ہے حرف ذوقی نگہ بیتواں ربود مرا
 بہ وہم تاب کمر بیتواں فریفت مرا

ز ذکر کل پہ عملاں بیتواں نگہ مرا
 ز شاخ گل پہ شر بیتواں فریفت مرا

ز درد دل کہ پہ افسانہ درمیاں آید
 بہ نیم جنبش سر بیتواں فریفت مرا

شب فراق ندارد سحر، ولے یک چند
 بہ گفتگوئے سحر، بیتواں فریفت مرا

سرشت من بود ایں دردہ آن نیم غالب
 کہ از وفا بہ اثر بیتواں فریفت مرا

یہ جان لو کہ میں کھاتا ہوں جان کر دھوکا
 کہ دے وہ شوق سے یوں مجھ کو عمر بھر دھوکا

وہ حرف ذوقی نگہ سے نہ مجھ کو کیوں لوٹے
 کہ بات جس کی فریب اور ہے کمر دھوکا

مے ہوش کرتے ہیں جو صرف ذکر سے مجھے
 شر کا دیتے ہیں وہ گل کی شاخ پر دھوکا

مرے فسانے میں ذکر غم و محن سن کر
 وہ اس کی جنبش سر بھی ہے سر بسر دھوکا

شب فراق کی دیکھی ہے کب کسی نے سحر
 وہ گفتگوئے سحر ہی سے دے کمر دھوکا

وفا سرشت ہوں، نادان میں ضعیف غالب
 کہ کھاؤں راہِ محبت میں اس قدر دھوکا

Such is my love that she alone can cast a spell on me
I make her think that someone else can cast a spell on me

a

Speak of the joy of gazing, and I am at once your friend
Hint at a supple waist, and you can cast a spell on me

Just speak of wine; you can at once plunge me in fantasy
I see the fruit; the branch's flower can cast a spell on me

b

I tell a tale; my own heart's pain is evident in it
The merest motion of her head can cast a spell on me

c

The night of parting knows no dawn; yet for a little while
Talk of the dawn; maybe your words will cast a spell on me

True love is in my nature, Ghalib. Even so, no claim
That true love melts a fair one's heart can cast its spell on me

a I do so to arouse her jealousy, and make her more attentive to me.

b I already experience the joy that is yet to come.

c I can interpret that as a sign that my story moves her

کدوئے چوں زے یابم چنان برخویشتن بلم
کہ چند لرم سر آمد روزگار بنو لشہا

کدو بھر کے طے ہدہ تو ایسے خوش ہو جی میرا
کہ جیسے اب نہ آئے گا زمانہ بے نوائی کا

خن کوہ ، مراہم دل پہ تقویٰ مالست نا
زنگہ زاہد اقلوم پہ کافر ماجر لہا

خن کوہ ، مراد دل مالکِ تقویٰ تو ہے لیکن
میں ننگہ زہد سے مالک ہوں کافر ماجرائی کا

زنجم مگر بصورت از گدایان بودہ ام غالب
پہ دار ملکِ معنی می کنم فرمانروا لہا

گدالوں کی ہی اس صورت کا مجھ کو رنج کیا غالب
ہے شرہ ملکِ معنی میں مری فرمانروائی کا

آں تیم باید کہ چوں ریزم پہ جام
زور سے در گردش آرد جام را

سے کی تیزی کے سبب ہے دیدنی
خود بخود گردش میں آتا جام کا

از دل تست آنچہ بر من می رود
می شناسم عشقِ لایم را

تیرے ہاتھوں ہی ہوا کچھ کچھ ہوا
کیا گھم پھر عشقِ لایم کا

دلستان در حشم و غالب بوسہ جوی
شوق لاشہ ہی ہنگام را

دلربا ہدائش، غالب بوسہ جو
شوق کو احساس کیا ہنگام کا

Each time my gourd is filled with wine such ecstasy possesses me
I think an end has come to all the helplessness of life

To put it briefly, my heart too inclines to piety: but then
I saw the way the 'good' behaved, and fell in with the infidels

I do not grieve if in men's eyes I seem to be a beggar
Within the realms of meaning it is Ghalib's writ that runs



Give me a wine that, poured into the cup
Is strong enough to make the cup go round

All that these cruel times inflict upon me
I think of as proceeding from your heart

She full of rage - and Ghalib asking kisses
Love never knows what is the proper time

a My sufferings are caused by the age I live in, but I think of them as cruelties inflicted on me by you because I love you. And this thought enables me to bear them gladly.

ہے توچوں بادہ کہ در شیشہ ہم از شیشہ جداست
نہو آمیزش جاں در حق ما باقی ما

ما نہویم بدیں مرتبہ راضی غالب
شعر خود خواہش آن کرد کہ گردد فن ما
❧

از بسکہ خاطر ہو س گل عزیز بود
خون گشتہ ایم و بالغ و بار خودیم ما

ما جملہ دھبہ خویش و دل ما زما بدست
گوئی جھوم حسرت کار خودیم ما

باچوں توئی 'معاملہ بر خویش منت است
از شکوہ تو شکر گزار خودیم ما

غالب چہ شخص و عکس در آئینہ خیال
باخویش کن یکے و دوچار خودیم ما

جس طرح شیشے میں بادہ رہے شیشے سے الگ
بن ترے یوں ہے مری جاں سے جدا تن میرا

میں بھلاک تھا خن گوئی پہ ماگل غالب
شعر نے کی یہ تمنا کہ بنے فن میرا
❧

کچھ اس قدر ہمیں ہو س گل عزیز تھی
خود ہو کے خون اپنی بہار آپ ہم ہوئے

گم ہیں خود اپنے آپ میں دل دھبہ خویش ہے
گویا جھوم حسرت کار آپ ہم ہوئے

احسان ہے اپنی ذات پہ تجھ سے معاملہ
شکوے میں تجھ سے شکر گزار آپ ہم ہوئے

غالب میان آئینہ ماہر شخص و عکس
یکتا ہیں پھر بھی خود سے دوچار آپ ہم ہوئے

Without you, just as wine within the glass is parted from it
My soul is in my body, but is not a part of it

Ghalib, it was not by your wish that you attained this rank
Poetry came itself and asked if it might be your craft



My longing for the roses' beauty was so dear to me
I turned to blood to show myself the beauties of the spring

All my concern is with myself, my heart is full of me
I am a host of keen regrets for all I could not do

In loving one like you it is myself that I oblige
Complaint to you expresses all the thanks I give to me

I, and myself reflected in imagination's mirror
Are one, and one who constantly confronts another one

ما ہائے گرم پروازیم فیض از ما مجھ
سایہ بچوں دود بالائی دود از ہالی ما
[۱۱]

سخت چانیم و قناش خاطر ما نازکست
کار گاہ شیشہ پنداری بود کہسار ما

سرگراشم از وفا و شرمساریم از جفا
آہ از ناکامی سہی تو در آزار ما
[۱۲]

دلِ مایوس را تسکین بہ مردن جواں داون
چہ امید است آخر خطر و اور لیس و مسیحا را

خطے بر ہستی عالم کشیدیم از مژہ بسن
ز خود رقتیم دہم با خوبین بر دیم دنیا را
[۱۳]

فدایت دیدہ دل رسم آرائش پیرس از من
خراب ذوق گل چینی چہ داند باغبانی را

فیض مجھ سے مت طلب کر ہوں ہائے گرم رو
سایہ میرا مجھ سے لو پر دود کی تمثال ہے
[۱۱]

میں نے مٹا سخت جاں ہوں پر نزاکت دل کی دیکھ
آئینے سے بڑھ کے نازک پیکر کہسار ہے

سرگراں ہیں ہم وفا سے اور جفا سے شرمسار
سہی لا حاصل یہ تیری کاوش آزار ہے
[۱۲]

تمنا موت کی ہے ہر دلِ مایوس کا چارہ
ہے کیا امید آخر خطر و اور لیس و مسیحا کو

جب آنکھیں بند کیں، کھینچا خطِ تنہیخ عالم پر
خود اپنے سے گئے ہم ساتھ لے کے سدا دنیا کو
[۱۳]

فدا یہ جان و دل تجھ پر نہ پوچھ لب رسم آرائش
سیاہ مجھ سے گل چینی کو بھلا کیا باغبانی کا

I am a *huma*, but a boon to no man; for I fly so fast
The shadow of my wings goes upwards, rising in the air like smoke



I can bear every blow; my nature is of the most delicate
I am a rock; think of me as a workshop of fine glass

I feel depressed in loyalty, embarrassed by your cruelty
You try to torture me, alas!, so ineffectively!



I solace my despondent heart by holding out the hope of death
But what hope can sustain Khizar, and Isa, and Idris?

I blotted out the world entire when once I closed my eyelashes
Lost to myself I bore away the world with me as well



My eyes and heart are yours; don't ask me
how you should adorn yourself
Does he who longs to pluck the flowers
know anything of gardening?

- a Like the *hums*, I too am an auspicious being. But people who want worldly advancement need not look to me. I am far above such things.
- b I combine extreme fortitude with extreme sensitivity, and each quality supports the other. The second line suggests this. Glass is made from rock, and the rock is thus, in a sense, a workshop in which glass is made.
- c I must be true to you, but it saddens me that you are so lacking in the skills of a true beloved that I feel ashamed for you.
- d All of these had been granted eternal life.
- e Your beauty holds my eyes and heart enthralled. I neither know nor care how such beauty is produced.

کم مضر مگر یہ ام زانکہ ہے علم ازل
بودہ درین جوئے آب گردش ہفت آسیا

مگر یہ مرا کم نہیں روز ازل ہے مہاں
تھی اسی سیلاب میں گردش ہفت آسیا

سادہ ز علم و عمل سر تو درزیدہ ایم
مستی ما پایدار بادہ ما ناشتا

□□

علم و عمل سے تھی غرق محبت ہوں میں
مستی مری پایدار بادہ مرا ناشتا

□□

منت کش تاجیر وفا بیم کہ آخر
این شیوہ عیاں ساخت عیار و گران را

□□

ہے اپنی وفا کشی کی تاثیر کہ آخر
محبوب پہ اغیار کا کردار عیاں ہے

□□

بیش و غم در دل نمی استد خوشا آژلوی
بادہ و خوابہ یکسانست در غربال ما

بیش و غم دل میں کہاں ٹھہریں خوشا آژلوی
بادہ و خوابہ کو یکساں مری غربال ہے

Do not discount my tears; eternal wisdom has decreed a
 That in this flowing stream the seven millstones all revolve

We, ignorant and powerless, maintain our love for You b
 Intoxicated always, with a wine that does not fail



I owe much to the impact of my loyalty: at least c
My way made plain the standards by which others live their lives



I am a free man; joy and pain pass through my heart and do not stay d
 Wine and pure blood are one to me; my heart is like a sieve to both

- a The seven millstones are the seven heavens, the revolution of which determines the fate of man. But it is the force of the stream of tears man sheds in his suffering that causes the millstones to revolve. So man himself contributes to the making of his own fate.
- b The wine is the wine of love of God. We are powerless and ignorant, but we love You utterly and steadfastly.
- c That is, how far short they fall of the standards of conduct which true love demands and which / satisfy.
- d Neither great joy nor great suffering deflect me from pursuing calmly my chosen course in life.

اے بہ خلا و ملا خوں تو ہنگامہ زار
باہمہ در گفتگو، بے ہمہ با ماجرا

تیرے کرشموں سے یز قلبِ خلا و ملا
گفتگو ہر ایک سے، امر میں سب سے جدا

آب نہ بخشی بہ زور، خون سکندر ہدر
جاں نہ پذیر ی بہ یق، نقدِ خضر تاردا

آب بقا کے قریں خون سکندر ہدر
ہدیہ جاں مسترد، نقدِ خضر تاردا

بزمِ ترا شمع و گلِ خشکیِ بوتراپ
سازِ ترا زیدیم واقعہء کربلا

شمعِ تری بزم کی خشکیِ بوتراپ
نقدِ ترے ساز کا واقعہء کربلا

نکبتیانِ ترا قافلہ بے آب وہاں
لعلیانِ ترا مائدہ بے اشتہا

ہیں جو ترے غم زدہ وہ رہے بے آب وہاں
جن پہ کرم ہے، انہیں مائدہ بے اشتہا

INTRODUCTION

The history of the present volume is as follows. Over the years from 1969 I worked with Khurshidul Islam to produce an English translation, with introduction and notes, of a selection of couplets from Ghalib's Urdu and Persian ghazals. The selection was made by Khurshid Sahib, modified by me only to the extent that I omitted some couplets which I could not translate adequately and others which I did not think would appeal to an English-reading audience. Khurshid Sahib's explanations enabled me to understand much that I would not have been able to understand without his help and most of the translations were discussed with, and approved by him. Nevertheless the final product is mine. A time came when it became impossible for our collaboration to continue, and since that time I have made further modifications both in the selection and in the translations.

In 1994 I had the good fortune of making the acquaintance of Iftikhar Ahmad Khan Adani. I found that our understanding of Ghalib was gratifyingly similar, and I was very pleased to learn that he had translated into Urdu verse many couplets of Ghalib's Persian ghazals, some of which he recited to me. We then formed the plan of publishing a book which would give side by side the Persian originals of such verses as both he and I had translated, with my English translation and his Urdu translation, and the present volume is the result.

It is proposed to follow this volume with another giving the complete collection of my English translations, and later, if resources permit, with a third volume in which Ghalib's Urdu/Persian original couplets will face my English translation and notes.

Ralph Russell

December, 1997

Ifikhar Ahmad Adani's book **کتاب خاص کے کلمے** is a collection of very unusual and pointed articles on Ghalib's relevance to the literary and social problems of our times. It contains translations of half a dozen Persian ghazals of Ghalib which have a character and style of their own.

This volume provides discerning readers with an opportunity to compare how Ghalib's genius inspires two gifted individuals with totally different cultural backgrounds to interpret his poetry. This comparative study will certainly provide a new dimension to one's understanding of Ghalib.

Here I would like to cite only three Persian couplets of Ghalib and show how beautifully they have been translated into Urdu and English by Adani and Russell.

Ghalib: آں دلاک در سینہ نهاست نہ دعا است بزار توں گفتہ چہ خبر توں گتہ
Adani: اک دلا ہے سینے میں کوئی دعا نہیں ہے سولہ پہ کہیں درم خبر نہ کہا جائے
Russell: The words I hide within my breast are not those of a preacher
Words to be spoken at the stake, not spoken from the pulpit

Ghalib: دل در قم تو مانے بہ دھن سپردہ است کار از توں گزشتہ و سوداں لمانہ است
Adani: سہلہ دل نے عشق میں دھن کو دے دیا افروانہ خسارہ و سوداں نہیں رہا
Russell: In love of you, fair robber, my heart gave you all it had
The fear of loss, the hope of gain - these are no longer there

Ghalib: بحث و جدل بجائے ماں 'چنگہ' جیسے کادوئی کس غلے از جمل کس حق از فداک نہ خواست
Adani: بحث و جدل کو چھوڑ کر چنگہ اُموڑیئے جہاں ذکر جمل سے کوئی اور نہ لغت فداک
Russell: Abandon disputations; seek the tavern, for in there
No one will want to waste his breath on Fadak or Jamal

Does not this comparative study of Ghalib's couplets give a new depth to our understanding of the poet ?

The Anjuman Taraqqi-e-Urdu, Pakistan is proud to be associated with the Pakistan Writers' Co-operative Society in the production of this volume, a valuable and timely tribute to Ghalib in celebration of the 200th anniversary of the dawn of his genius on this planet.

Jamiluddin Aali
December, 1997

A word about this book

It is a matter of no small satisfaction to me that I was instrumental in bringing two of my very close friends Ralph Russell and Iftikhar Ahmad Adani together and making them agree to publish their translations of Ghalib's selected Persian ghazals and couplets in one volume. War service brought Ralph to India in early forties where he served with the Indian Army and made his acquaintance with Urdu, the language of the laskhar. Urdu cast its spell on this young military officer and succeeded in claiming his life-long devotion. Ghalib was proud of the military background of his ancestors. He had declared *سہ پڑے سے ہے پڑا آپ کرے* (For generations the profession of my forbears has been military service). So he captivated Lt. Ralph Russell by the charm of his personality, prose and poetry and made him collaborate with the Indian scholar Dr Khurshidul Islam to produce a superb book titled Ghalib: Life and letters.

Not content with this prose work they decided to translate selected Urdu and Persian ghazals of Ghalib into English. While Khurshidul Islam selected Ghalib's couplets, Ralph Russell translated them into English. This book, however, contains the translations as modified, elaborated and finalised by Ralph Russell after the end of his collaboration with Dr Khurshidul Islam a few years back.

Apart from his own love of Ghalib's ghazals, Iftikhar Ahmad Adani has a significant ancestral connection with the poet. His great grandfather Nawab Mustafa Khan Shaiqta was a very trusted friend and admirer of Ghalib. The compliment that Ghalib paid him for his literary taste is absolutely unique. *"Ghalib is proud of the fact that he never included a ghazal in his diwan unless it pleased Mustafa Khan"* عرشہ درجس غزل آ سینگے ہی خوش گمر

Like his two elder brothers who were members of the prestigious Indian Civil Service, Iftikhar Ahmad Adani joined the Civil Service of Pakistan in 1950 and served in various capacities until his retirement in 1986. Ghalib has proudly spoken of his induction into the Mughal Civil Service. *وہ دن کے کہ کہے تھے (کہ تھی میں میں می)*

'Gone are the days when you complained of not being a servant of the 'crown'

The interesting thing about this selection of Ghalib's ghazals is that it combines tributes to his genius by two literary connoisseurs with civil and military backgrounds.

CONTENTS

1. A word about this book	5
2. Introduction	7
3. Persian Ghazals with Translations.	8
4. Explanatory Index	142
5. Pas Navisht (<i>Post Script</i>)	165

All rights reserved

by

Pakistan Writers Cooperative Society, Lahore.

ISBN 978-969-8460-16-7

Third Edition	2010
Quantity	500
Translation in Urdu	Iftikhar Ahmad Adani
Translation in English	Ralph Russell
Price	Rs.300.00

Published by

Pakistan Writers Co-operative Society, Lahore.

Sole Distributor

Co-opera Book Centre and Art Gallery,

70,Shahra-e-Quaid-e-Azam, Lahore

Phone: 042-37321161,042-37322926

Printer

Maktaba Jadeed Press

SELECTIONS
from the
PERSIAN GHAZALS
of
GHALIB
with translations

into
ENGLISH
by

RALPH RUSSELL

into
URDU
by

**IFTIKHAR AHMAD
ADANI**



Pakistan Writers' Co-operative Society

SELECTIONS
from the
PERSIAN GHAZALS
of
GHALIB

Selections

from the Persian Ghazals of

GHALIB

into URDU
by
IFTIKHAR
AHMAD ADNI

into ENGLISH
by
RALPH RUSSELL

